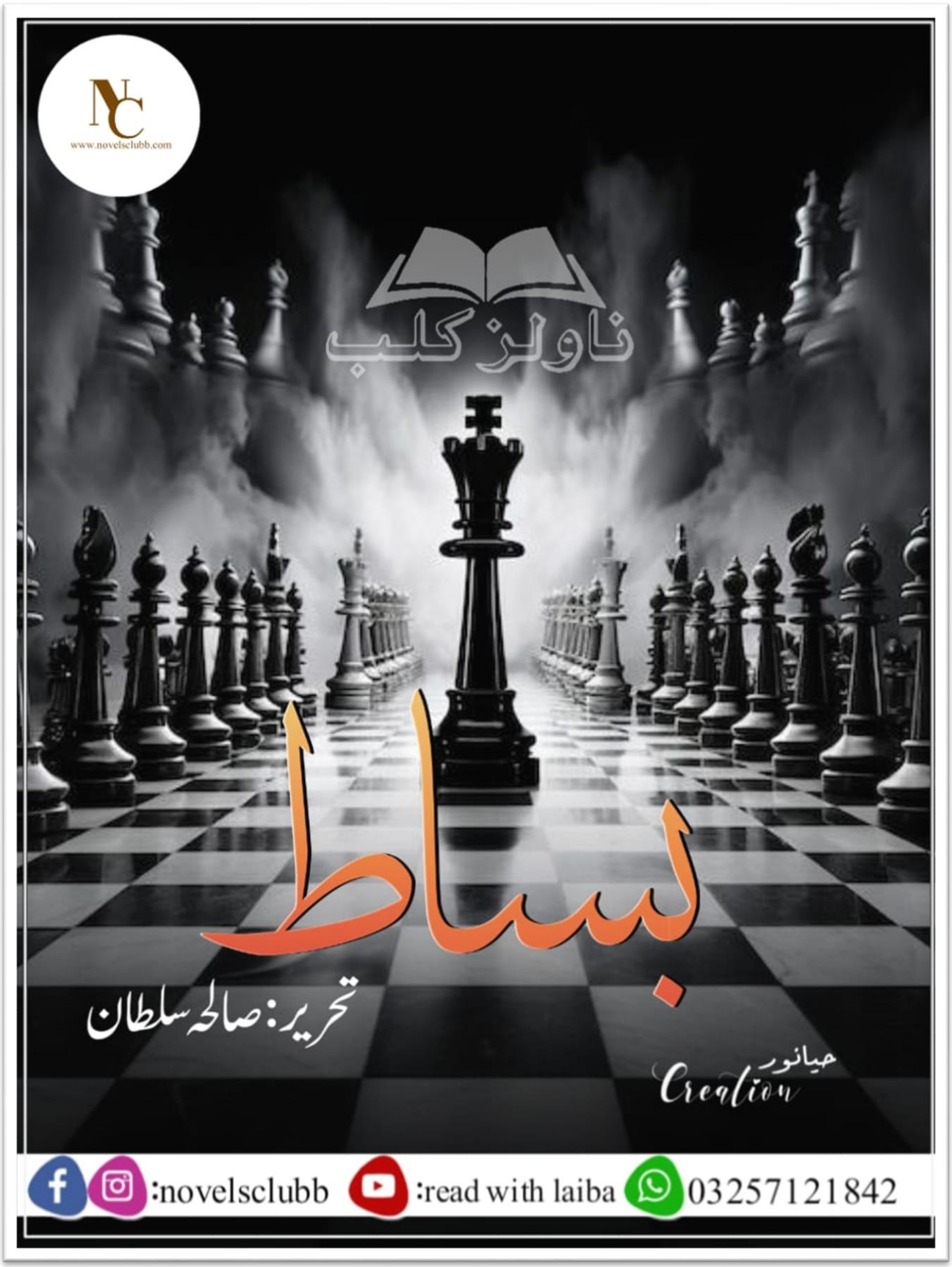
www.novelsclubb.com
ناولز کلب
بساط
تحریر: صالحہ سلطان
حیانور
Creation
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

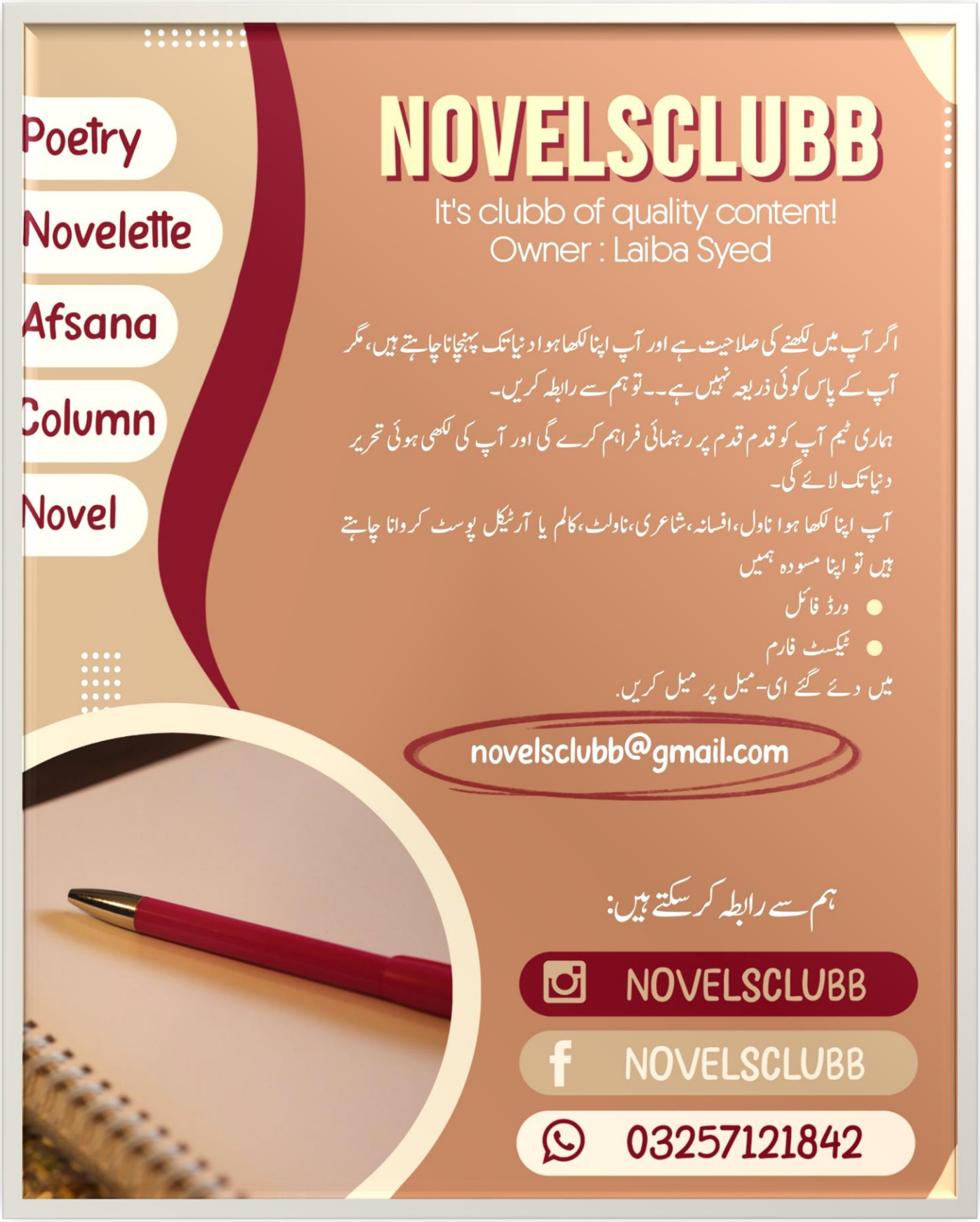
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

# بساط

## از قلم

www.novelsclubb.com

## صالحہ سلطان



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

## قسط نمبر: ۱

رات کی تاریکی ہر سو پھیلی تھی۔ موسم ابر آلود ہو رہا تھا۔ وقفے وقفے سے بجلی چمک رہی تھی۔ اس وقت سارے شہر میں خاموشی تھی۔ رات کا نہ جانے کون سا پہر تھا۔ دن بھر کی بھاگ دوڑ سے وہ بری طرح تھکی تھی۔ اس وقت وہ گہری نیند میں تھی جب موبائل کی گھنٹی بجی۔ اس نے سوئے ہوئے دماغ سے موبائل کان سے لگایا۔

"کون بات کر رہا ہے بھئی۔ تم لوگ نہ دن کو چین لینے دیتے ہو نہ رات کو۔" وہ نیند سے بوجھل آواز میں بڑبڑائی۔

"آپ مدیحہ فاروق بات کر رہی ہیں؟" سوال کیا گیا۔

"یہ ہی سوال کرنا تھا تو صبح کر لیتے۔ نیند کیوں خراب کر دی میری پہلے کیا کم کام ہوتا ہے جو..." وہ جمائی لے کے بولی۔

"کناٹ پلیس کے سامنے ہمیں ایک ڈیڈ باڈی ملی ہے۔ یہ آپ کے چینل میں کام کرنے والی ایک جرنلسٹ کی ڈیڈ باڈی ہے۔ لوکیشن بھیج چکا ہوں۔ جتنی جلدی آسکتی ہیں آجائیں۔" وہ



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پروفیشنل انداز میں بولا پھر جواب سنے بغیر کال کاٹ دی۔ مدیحہ کو لگا اس نے غلط بات سن لی۔ وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھی۔ دو تین بار جمائی لے کر اس نے آنکھیں مسلی۔ موبائل پہ لاتعداد کالز اور ٹیکسٹ میسجز تھے۔ اس نے ٹائم دیکھا' رات کے تین بج رہے تھے۔ بالوں میں ہاتھ پھیر کر وہ واش روم میں گھسی۔ دس منٹ بعد وہ دھلے دھلائے چہرے کے ساتھ واپس آئی۔ چہرے پہ گیلی موٹی لٹیں لپٹی ہوئی تھیں۔ کار کی چابی لے کر وہ جواد کے کمرے میں گئی۔ وہ سو رہا تھا۔ پھر قاسم کو کال ملاتی وہ سڑک پہ گاڑی بھگانے لگی۔

تقریباً بیس منٹ کی رش ڈرائیونگ کے بعد وہ کنٹ پلیس پہنچی۔ پولیس کی گاڑیوں کا شور' ایمبولینس کی آواز' آتے جاتے اہلکار۔ اس نے نظر گھما کر دیکھا۔ میڈیا کے کئی بندے موجود تھے۔ نظیر صاحب ایک طرف کھڑے قاسم سے جھنجھلاہٹ سے کچھ کہہ رہے تھے۔ لاش کے ارد گرد اہلکار اور چند ایک رپورٹر کھڑے مختلف زاویوں سے تصویر اتار رہے تھے۔

نظیر صاحب کی نظر اس پہ گئی تو تیزی سے اس تک آئے۔ وہ رف سے حلیے میں تھے۔ ان کے برعکس قاسم اپنے یونیفارم میں ملبوس تھا۔ ہاتھ میں کیپ تھامے وہ ان کے ساتھ اس تک آیا۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کون... کون ہے وہ لڑکی؟" مدیحہ نے خالی نظروں سے ان سے پوچھا۔ وہ متفکر نظر آ رہے تھے۔

"انشیکا بھارتی۔ ڈیڑھ سال پہلے اس نے ہمیں جوائن کیا تھا۔ آدھا گھنٹہ پہلے اطلاع ملی ہے مجھے۔ تم کہاں رہ گئی تھی؟" وہ سنجیدگی سے سوال کر رہے تھے۔

"میں سو رہی تھی۔ اس کے سوا جو کچھ آپ مجھے بتا سکتے ہوں؟ اطلاع دینے والا کون تھا۔ قتل کس وقت ہوا۔ اور اپنی بھیڑ ہٹائیں تاکہ میں جا کے جائزہ لے سکوں۔" وہ نظریں گھما کر چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔ نظیر صاحب اسے لیے پولیس ٹیپ ہٹاتے آگے بڑھے۔

"اطلاع دینے والے چند اسٹوڈینٹ اور ٹیچرز کا ایک گروپ تھا۔ جو اپنی کسی ٹرپ سے واپس آ رہے تھے۔ پولیس نے انویسٹیگیشن کر کے انہیں بھیج دیا۔ مگر جب تک یہ معاملہ نہیں کھل جاتا۔ انہیں کسی بھی وقت گواہی کے لیے بلایا جائے گا۔" وہ اہلکاروں کی بھیڑ کو چیرتی آگے بڑھ رہی تھی۔ لاش کے قریب پہنچ کر وہ دستانے چڑھاتی 'پنجوں کے بل بیٹھی۔ بالوں کو گول مول کر کے جوڑے کی شکل دی۔ قاسم بھی شاید ابھی ہی پہنچا تھا۔ اسے آتا دیکھ پولیس اہلکاروں نے سلیوٹ کیا۔ وہ مدیحہ کے ساتھ ہی پنجوں کے بل بیٹھا۔ ان میں سے ایک آفیسر تیزی سے معلومات دینے لگا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سر مجھے معاملہ چوری کا لگتا ہے۔ وکٹم کو اکیلا دیکھ کر چوروں نے حملہ کیا۔ پھر ان کے بیچ ہاتھا پائی ہوئی۔ موقع پا کر وہ شوٹ کرتے ہوئے چلے گئے۔" آفیسر کیا بول رہا تھا اسے خود بھی سمجھ نہیں آیا تو چپ ہو گیا۔

"سر باڈی میں پانچ گولیاں لگی ہیں۔ اور شاید تشدد بھی کیا گیا ہے۔ ان کی گاڑی ہمیں کچھ دوری پر ملی ہے۔ جہاں سے انہیں گھسیٹ کر لایا گیا تھا۔ لگاتار گولیاں لگنے سے موت تھوڑی دیر کے بعد ہوئی ہے۔" وہ مزید کچھ کہنا چاہ رہا تھا جب قاسم نے ہاتھ کے اشارے سے اسے منع کیا۔

"اس کی کار کہاں ہے؟" چہرہ اوپر کر کے پوچھا۔ اس کا رعب تھا یا کیا آفیسرز کچھ گھبرائے ہوئے لگ رہے تھے۔

"سر ادھر اس طرف ہے۔" آفیسر نے اشارہ کیا۔ وہ اٹھ کے کار تک گیا۔ مدیحہ اس کے پیچھے ہی تھی۔ کار کا شیشہ بری طرح ٹوٹا تھا۔ وہ دونوں کچھ دیر تک جانچ کرتے رہے۔ چند ضروری کاغذات اور روپیوں کے اس میں سے کچھ بھی نہیں ملا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس ڈیڈ باڈی کی طرف آئے۔ قاسم نے نظر گھما کر اہلکاروں کے ہاتھوں کو دیکھا۔

"دستانے کہاں ہیں آپ سب کے؟ ایسے کرائم سین انویسٹیگیشن کی جاتی ہے؟ آدھا گھنٹہ پہلے لاش ملی ہے آپ سب کو اطلاع سے لے کر جانچ پڑتال غرض کسی بھی کام میں



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پروفیشنلزم نہیں دکھا ہے مجھے۔"اس کے سنجیدگی سے کہنے پر وہ ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔

"اسے گولی کار کے اندر ہی ماری گئی ہے۔وکٹم نے گولی سے بچنے کے لیے ہاتھوں کو چہرے پہ رکھنے کی کوشش کی ہو گی۔جس کی وجہ سے یہ دیکھو۔اس کے ہاتھ کو گولی چھوتے ہوئے گزری ہے۔اس پہ کانچ کا یہ چھوٹا ٹکڑا دکھ رہا ہے؟یہ کانچ ٹوٹ کر اس کے ہاتھ پہ آ لگا ہے۔"مدیحہ ڈیڈ باڈی کی طرف اشارہ کرتی قاسم سے بتا رہی تھی۔اس نے ڈیڈ باڈی کو ہاتھ نہیں لگایا تھا۔

"گولی دور سے ماری گئی ہے۔میرے خیال سے وکٹم پہلی گولی پہ ہی زندگی سے ہار گئی تھی۔باقی کی گولیاں اسے روڈ پہ لا کر ماری گئی ہیں۔"قاسم نے ڈیڈ باڈی کو سیدھا کیا۔"ٹوٹل سات گولی ہے۔تم لوگوں نے میتھ کی کلاس اسکیپ کر دی تھی بچپن میں؟"وہ سنجیدگی سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔

دو انگلیوں سے مدیحہ نے اس لڑکی کے لباس گردن سے تھوڑا نیچے ہٹایا پھر بے اختیار جھرجھری لی۔اس کے جسم پہ جگہ جگہ نشانات موجود تھے۔قاسم نے گردن کے نشانوں کو دیکھا پھر مدیحہ کو یوں جیسے وہ اپنے خیال کی تصدیق چاہتا ہو۔مدیحہ نے اثبات میں سر ہلایا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جہاں تک میرا خیال ہے' یہ باقی کی گولیاں اپنی ذاتی تسلی کے لیے ماری گئی ہیں۔ باڈی کو فوراً لیب میں بھیجو۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ سب سے پہلے میرے ہاتھ میں آنا چاہیے۔ میڈیا کسی بھی صورت لیب میں نہ جانے پائے۔ جن کو میں بھیجوں ان کے سوا اگر ملک کا پردھان منتری بھی آجائے تو بھی اسے اندر نہیں جانے دیا جائے۔ ازدیٹ کلئیر؟" وہ آفیسرز کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ مدیحہ نے سڑک پہ پھیلے خون اور انشیکا کی عجیب ہوئی حالت کو دیکھ کر بے اختیار جھرجھری لی۔ اسے یکایک قے آئی۔ وہ منہ پہ ہاتھ رکھ کر پیچھے ہٹی' پھر بھاگتی ہوئی دور آ کھڑی ہوئی۔

"اس کے گھر والے شہر سے باہر ہوتے ہیں۔ البتہ انشیکا کا شوہر اسی شہر میں ہوتا ہے۔ ہم نے اطلاع دی ہے اسے۔ وہ اب تک نہیں آیا۔ اسٹرینج!" اس نے چونک کر پیچھے دیکھا۔ قاسم سینے پہ ہاتھ باندھے بغور اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔ یوں جیسے کچھ ڈھونڈنا چاہ رہا ہو۔ اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتی ایک صحافی ان تک تیز قدم اٹھاتا ہوا آیا۔

"ایس پی قاسم مرزا؟" قاسم نے سر ہلایا۔ "سر باڈی کو لے جایا جا رہا ہے۔ آپ کی انکوائری ٹیم کو کچھ فوٹ اسٹیپس ملے ہیں۔ آپ ایک دفعہ..." وہ دونوں باتیں کرتے چلے آ گئے تو آوازیں آنا ختم ہو گئیں۔ چند لمحوں کے بعد وہ وہاں سے باڈی لے کر نکل رہے تھے۔ وہ


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نظیر صاحب کے ساتھ کار میں آکر بیٹھی۔ صبح ہونے میں تھوڑی ہی دیر باقی تھی۔ وقفے وقفے سے فجر کی اذان فضا میں گونج رہی تھی۔ وہ جانتے تھے اب تک کسی آگ کی طرح یہ خبر سارے ملک میں پھیل چکی ہو گی۔ میڈیا اور عوام کو جواب دینے کے لیے کوئی سرا ہاتھ لگنا بہت ضروری تھا۔

وہ آگے پیچھے لیب کی راہداری میں داخل ہوئے جہاں ڈاکٹر شرما عجلت میں اپنا عینک درست کرتے ہوئے آرہے تھے۔ ان کے قریب آکر انہوں نے گہرا سانس لیا۔

"وکٹم کا ہارٹ سسٹم فیل ہونے سے اس کی موت واقع ہوئی ہے۔" انہوں نے رک کر دونوں کے چہرے کو دیکھا۔ "بری خبر یہ ہے کہ وکٹم کے ساتھ جسمانی تشدد اور زیادتی کئی بار کی گئی ہے۔" قاسم نے تاسف سے اپنی آنکھیں بند کیں۔ ڈاکٹر شرما نے مدیحہ کی جانب دیکھا۔ اس نے سمجھ کر سر ہلایا۔

"قاسم میں نہیں جانتی کہ تم پولیس والے کس طرح انویسٹیگیشن کرتے ہو۔ میں چاہتی ہوں کہ تم ڈاکٹر شرما اور ان کی ٹیم پہ بھروسہ کرو۔ بس ایک دفعہ اور کرائم سین انویسٹیگیٹ کرنے دیتے ہیں۔ میں شیور ہوں کچھ نہ کچھ تو ضرور ہاتھ آئے گا۔"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ٹھیک ہے مگر آپ کے پاس اتنا ہی وقت ہے جتنا صبح کی روشنی پھیلنے میں۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔ڈاکٹر شرما جس عجلت میں آئے تھے۔اسی طرح واپس ایک دروازے کے پار چلے گئے۔

صبح کی تازہ روشنی سارے دہلی شہر کو منور کیے ہوئے تھی۔دہلی' جس کا مقامی نام دلی ہے، اور رسمی نام دہلی۔جمنا کنارے بسا یہ حسین شہر کئی سلطنتوں کا دارالحکومت رہ چکا ہے۔دہلی شہر کئی دفعہ تباہ کیا گیا' اور پھر بسایا گیا۔کتنی ہی سانسوں کا راز اس شہر میں دفن تھا۔آج یہ بھارت کا دوسرا' اور دنیا کا تیسرا بڑا شہری علاقہ مانا جاتا ہے۔

بھارت کا امیر ترین شہر' اس امیر شہر کے اندر آؤ تو' سڑکیں ٹریفک کے شور سے گونج رہی تھیں۔لوگ بے نیازی سے تیزی سے وقت کی رفتار سے اپنے قدم جوڑنا چاہ رہے تھے۔ایسے میں ہم دہلی کے پوش علاقے کی جانب آئیں تو مختلف قسم کے پھولوں کی باڑ میں ایک سفید محل کھڑا تھا۔یوں محسوس ہوتا جیسے اس بنگلے کو مغلیہ سلطنت کے کسی بادشاہ نے تعمیر کروایا ہو۔اس عالیشان عمارت کے باہر باوردی گارڈز' سیکیورٹی چیک پوائنٹس' اور دیگر سیفٹی فورسز کا انتظام کیا گیا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

عمارت کے سبزہ زار کو پار کر کے اندر چلو تو باوردی ملازم تیزی سے اپنے کاموں کو نپٹانے میں مصروف تھے۔ان کو یہیں چھوڑ کر ہم سیڑھیوں کے ساتھ کی لمبی راہداری کے سب سے آخری کمرے میں چلتے ہیں۔جہاں وہ شیشے کے سامنے کھڑا شرٹ کے بٹن بند کر رہا تھا۔دفعتاً اس کا موبائل بجا تو کمرے کی خاموشی ٹوٹی۔

"ہیلو۔"اس نے کال کرنے والے کا نام دیکھ کے پیشانی پہ بل ڈالے۔کمرے میں نیم اندھیرا تھا۔

"تم نے کبھی کسی چیریٹی شو میں اسکول بنانے کا اعلان کیا تھا؟"

"ہاں کیا تھا۔"آگے بڑھ کر اس نے بٹن پہ ہاتھ مارا تو سارا کمرہ روشنی سے نہا گیا۔کالی شرٹ پہ اس نے کالی ہی پینٹ پہن رکھی تھی۔شرٹ کے اوپری بٹن کھلے تھے۔بھوری سحر انگیز آنکھیں بے تاثر تھیں۔

"پھر جس پلاٹ پہ اسکول بننا تھا اس پلاٹ پہ پلازہ کی اوپننگ کیوں ہو رہی ہے آج؟"وہ چونکا۔اس نے چہرا جھکا کر گھڑی اٹھائی تو بال پیشانی پہ آ بکھرے۔اس کے بال قدرے سلکی تھی' جو پیچھے گردن تک آتے تھے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا مطلب کیا کہنا چاہ رہے ہیں آپ؟"

"کسی نے شاید تمہارا پلاٹ بیچ دیا ہے کبیر۔این جی او سے جڑے لوگ لعنت ملامت کر رہے ہیں ٹویٹر پہ۔"اس نے گہری سانس لی۔وہ جانتا تھا یہ کسی کون ہے۔اس کی غیر موجودگی میں اور اس کی موجودگی میں کون اس کے کاموں کے درمیان آسکتا تھا۔

"میں دیکھتا ہوں۔"اس نے فون بند کر دیا۔پھر کوٹ پہنتا ہوا باہر نکلا۔سیڑھیوں سے اتر کر وہ ڈائینگ ٹیبل پہ آیا تو ممی عادت کے مطابق چائے کا چھوٹا چھوٹا سب لیتیں نیوز پیپر پہ نظر گھما رہی تھیں۔اسے بیٹھتا ہوا دیکھا انہوں نے نیوز پیپر سائیڈ میں رکھ دیا۔

"آج تم ناشتہ کر کے جاؤ گے یا میں چائے بنوا دوں۔"

"میں آپ کے ساتھ چائے پینے نہیں آیا ہوں۔میں آپ سے یہ پوچھنے آیا ہوں کہ کس کی اجازت سے آپ نے میری زمین بیچی ہے۔"وہ نظریں جھکائے بیٹھا تھا۔اپنے اندر اٹھتے اضطراب کو اس نے گہری سانس لے کر دبایا۔

"کسی کی اجازت سے نہیں۔مجھے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔میں نے تمہاری زمین بیچی نہیں ہے۔بس ہانیہ اور اس کے شوہر کو ایک چھوٹا سا تحفہ دیا ہے۔کیا اب تم اتنے



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خسارے میں ہو کہ مجھ سے چند ایکڑ زمین کا حساب مانگنے آؤ گے ؟"انہوں نے سکون سے جواب دیا۔ملازمین نے ایک نظر ان پہ ڈالی پھر وقفے وقفے سے باتیں سننے کے لیے مختلف کام کے بہانے آجا رہے تھے۔ایسا بہت کم ہی ہوتا تھا کہ وہ دونوں ناشتے کی ٹیبل پہ بیٹھیں۔

"آپ سے حساب نہیں مانگ رہا۔آپ کو میں منع کرنے آیا ہوں۔یہ سب کچھ میں نے اپنے دم پہ بنایا ہے۔اس پہ صرف میرا حق ہے۔یہ بات یاد رکھیں آپ،آئندہ اپنے داماد کا ہاتھ پاؤں جوڑنا ہو کہ وہ ہانیہ کو خوش رکھے تو میری چیزیں زمانت کے طور پہ مت دیجئے گا۔میں ہر دفعہ نظر انداز نہیں کروں گا۔"ودھیرے مگر تلخ لہجے میں بات کر رہا تھا۔ممی کے چہرے کا سکون اسی طرح برقرار تھا۔

"اس گھر پہ اس پراپرٹی میں ہانیہ کا بھی حصہ ہے۔اس کا بھی حق ہے۔"

"میں اس کے سارے حقائق ادا کر چکا ہوں ممی۔اس کے بعد بھی ہانیہ کا جو دل چاہے وہ لے جا سکتی ہے۔میری چیزوں پہ صرف ہانیہ کا حق ہے۔اس کے شرابی بد چلن شوہر کا نہیں۔"ممی نے اسے حیرانی سے دیکھا۔وہ آنکھوں میں سختی لیے بیٹھا تھا۔

"اپنی بہن کے شوہر کے بارے میں ایسی باتیں کرتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آئی؟"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اپنی بیٹی کی ایسے شخص کے ساتھ شادی کرتے آپ کو شرم آئی تھی؟ نہیں ناں۔ مجھے بھی نہیں آتی۔ ہانیہ اگر آپ کی سگی بیٹی ہوتی۔ تب بھی اس کے ساتھ یہی کرتیں آپ؟ سچ کہوں تو اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے کہ اس وقت بھی آپ اس کے لیے کچھ اچھا سوچتیں۔ اس کو میرے معاملات سے دور رکھیں۔ جوان بہن دو بچوں کے ساتھ بیوہ بن کے آئے گی تو اچھا تھوڑی لگے گا۔" اس نے بہت ضبط سے جواب دیا۔ اس سے پہلے ممی کوئی جواب دیتیں اس کا فون بجا۔

کبیر نے موبائل کان سے لگایا۔ نہ جانے اس سے کیا کہا جا رہا تھا اس کے تاثرات بدلے۔ اس نے کچھ بھی کہے بغیر نیوز پیپر اٹھایا اس کے فرنٹ پیج کی ہیڈ لائنز دیکھی۔ 'میں بس پہنچتا ہوں' کہہ کے اٹھ کھڑا ہوا۔ بغیر کسی کو دیکھے وہ تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا۔ اس کے گیٹ سے باہر نکلتے ہی گارڈز کی کئی گاڑیاں آگے پیچھے دھواں چھوڑتی بڑھی گئیں۔

وہ گیا تو آسیہ مراد نے گہری سانس لی۔ نہ جانے کتنی سزا اور لکھی تھی ان کے مقدر میں۔ نہ جانے کب ان دونوں کے حالات ٹھیک ہوں گے۔

"کبیر سر اور ان کی مدر کے حالات مجھے ٹھیک نہیں لگتے۔" کسی نئی ملازمہ نے دوسری لڑکی سے کہا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں ان دونوں کی بنتی نہیں ہے۔آئے روز جھگڑے ہوا کرتے تھے گھر میں۔اس لیے کبیر سر نے گھر آنا چھوڑ دیا۔جب ہانیہ میم آتی ہیں تبھی وہ آتے ہیں۔اکثر وہ ملک سے باہر ہی رہتے ہیں۔"

"ہانیہ میم کبیر سر کی بڑی بہن ہیں؟میں نے دیکھا نہیں ہے کبھی ان کو۔"

"ارے نہیں وہ ان سے چھوٹی ہیں۔ان کی شادی پہلے ہونے کی وجہ سے سب یہی سمجھتے ہیں۔کبیر سر خوش نہیں تھے شادی سے ان کی بڑی میم نے ہی کروائی تھی شادی۔ملک سے باہر ہوتی ہیں وہ جب بھی آتی ہیں کبیر سر بہت خوش نظر آتے ہیں۔بلکہ نہیں وہ ان کی سگی بہن نہیں ہیں۔وہ ان کی کزن ہیں۔شادی سے پہلے بہت پیار تھا دونوں میں۔کسی نے سوچا نہیں تھا کہ ہانیہ جی کی شادی کسی اور سے ہو جائے گی۔"وہ دونوں رازداری سے باتیں کر رہی تھیں۔

"کبیر سر بالکل پسند نہیں کرتے ہانیہ جی کے شوہر کو۔دونوں کی آپس میں تھوڑی بھی نہیں بنتی۔اسی وجہ سے ہانیہ جی اب ناراض رہنے لگی ہیں کبیر سر سے۔اب وہ زیادہ یہاں آتی بھی نہیں ہیں۔"وہ دونوں باتیں کرتی ہوئی کام میں لگی تھیں۔گھر میں معمولی سا بھی کچھ ہو۔ملازموں کو گھنٹوں گاسپ کرنے کے لیے ٹاپک مل جاتا ہے۔

"اور باقی فیملی کہاں ہوتی ہے کبیر سر کی؟"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ تو۔۔"

"اگر آپ دونوں اس اہم ٹاپک کو ختم کر چکی ہیں تو میرا ناشتہ کمرے میں پہنچا دیں۔" آسیہ مراد کی آواز پہ دونوں نے سٹپٹا کر انہیں دیکھا۔ وہ گریس فل سی خاتون تھیں۔ کالے رنگ کا بڑا دوپٹہ اسکارف کی صورت سر کے لپٹا ہوا تھا۔ وہ ہمیشہ دھیرے لہجے میں بولتی تھیں۔ لیکن آج ان کے تیور بگڑے ہوئے نظر آ رہے تھے ان کے جاتے ہی وہ گہرا سانس لے کر تیزی سے ہاتھ چلانے لگیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح کے نو بجے کا وقت ہوا تھا۔ دھوپ نے سارے شہر کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ ایسے میں ہم مدیحہ فاروق کی آفس میں چلتے ہیں تو ایک افراتفری مچی تھی۔ بلڈنگ کی جرنلسٹ کے ایسے قتل نے سب کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ خبر سارے ملک میں گردش کر رہی تھی۔ چینل کو مختلف سوالات کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ بلڈنگ کے باہر میڈیا کا رش لگا تھا۔ وہ سارے ہی کسی نا کسی طرح معاملات سلجھا رہے تھے۔

سامنے لمبی راہداری پار کر کے وہ چلی آ رہی تھی۔ سیاہ لمبے کرتے پہ اس نے نیلی جینز پہن رکھی تھی۔ بھورے سیدھے بالوں کو درمیان سے مانگ نکال کر کھلا چھوڑ دیا تھا جو کندھوں سے



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھوڑا نیچے آتے تھے۔ سرخ و سپید رنگت پہ دراز قد لئے وہ عادتاً تیزی سے قدم بڑھا رہی تھی۔ اس کے نقوش بے حد خوبصورت تھے۔ رات کے اندھیرے میں چہرہ واضح نہیں تھا۔ صبح کی روشنی میں وہ سوئی ہوئی آنکھیں لیے رف سے حلیے میں بھی پیاری لگ رہی تھی۔ اس کی خوبصورتی میں مزید اضافہ اس کی آنکھیں کرتی تھیں۔ اس کی آنکھوں کا رنگ سیاہ تھا، مگر وہ کافی پرکشش تھیں۔

حسب معمول لوگ اپنے کاموں کو چھوڑ کر بے اختیار ہو کر اسے دیکھ رہے تھے۔ اس کو ان نظروں کی عادت تھی۔ وہ ایک سیلبریٹی جرنلسٹ تھی' ایسی بہت سی نظریں اس پہ جمی رہتی تھیں۔ مگر آج ان نظروں میں اس کے لیے محبت' عقیدت یا ستائش نہیں تھی۔ آج ان نظروں میں آس تھی۔ ایک امید تھی۔ یقین تھا کہ وہ اس سارے پھیلے ہوئے میس کو ختم کر دے گی۔ ایک وہ ہی ہے جو اس سارے معاملے کو سنبھال سکے گی۔ لیکن ایک منٹ وہ ہے کون؟

وہ مدیحہ فاروق تھی۔ فاروق بختیار کی بیٹی۔ ایک انویسٹیگیٹیو جرنلسٹ۔ ایک سروائیور۔ کسی ڈوبتی ہوئی کشتی کا سہارا۔ یا پھر یوں کہہ لیتے ہیں کہ خدا کی طرف سے بھیجی گئی وہ آخری امید جو سب ٹھیک کر دیتی ہے۔ جس کے ملنے پر راحت اور سکون مل جاتا ہے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک لمبی راہداری کو پار کر کے وہ کونے میں بنے آفس کا دروازہ کھول کے اندر آئی۔ جہاں سب اس کے منتظر تھے۔ فکر مند چہرہ لیے وہ سارے ہی خاموش تھے۔ کمرے میں اس وقت نظیر صاحب اور ایک سینیئر صحافی بیٹھے تھے۔

"نو بج چکے ہیں اور ہمارے پاس کوئی لیڈ تک نہیں ہے سر آپ کو یوں ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھنا چاہیے۔" ایان بے چینی سے نظیر صاحب کی طرف جھک کر بولا۔ مدیحہ کا ہاتھ ڈور ہینڈل پہ رک گیا۔ اس نے گہری سانس لے کر دروازہ کھولا۔

"لیڈ جب میرے پاس ہے تو تمہیں کہاں سے ملے گی؟ ایک قتل کے کیس کو سلجھانے میں مہینے اور سال لگ جاتے ہیں کبھی کبھی اتنی عرصے میں بھی اصل بات سامنے نہیں آ پاتی۔ تمہارے خیال میں ہم فقط کچھ گھنٹوں میں تمہیں کورٹ کا فیصلہ سنوا دیں؟" اس کے بگڑے تیور دیکھ کے ایان بڑبڑا کے رہ گیا۔ ایک کرسی گھسیٹ کر وہ بیٹھی۔ چند کاغذات اس نے نظیر صاحب کے حوالے کیا۔

"نادر حسین۔ انشیکا کا شوہر۔ یہ رہی اس کی فنگر پرنٹس۔ ایک جلے ہوئے سگریٹ کا ٹکڑا۔ وکٹم کی باڈی پہ صرف اسی کی فنگر پرنٹس موجود ہیں۔ اس کے علاوہ آپ یہ دیکھیں۔ سی سی ٹی وی فوٹیج۔ جس کے مطابق انشیکا اپنے گھر سے رات آٹھ بجے نکلی ہے، اور یہاں اس دو گلی کے



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

موڑ پہ اس نے نادر کو پک کیا ہے۔رات آٹھ بجے کر دس منٹ پہ۔اس کے بعد ہمیں کہیں سے کچھ نہیں ملا۔پولیس اسے اپنی حراست میں لے چکی ہے۔تفتیش چالو ہے۔ان شاءاللہ جلد ہی پتہ چل جائے گا۔"وہ بڑی سنجیدگی سے بتا رہی تھی۔ایان نے نادر کی تصویر پہ نظر ڈالتے ہی کہا۔

"یہ تو کبیر مراد کا آدمی ہے۔اس کی کئی کمپنیاں یہ ہی چلاتا ہے۔ان فیکٹ کبیر مراد کا آدھا کام نادر کے ذمہ ہے۔کوئی چار یا پانچ سال پہلے اس نے مراد زکو جوائن کیا تھا۔اب تو وہ ان کی بنیاد تک کو سنبھال رہا ہے۔یعنی یہ کافی ہائی پروفائل کیس ہوا۔وہ اتنی آسانی سے خاموش نہیں بیٹھے گا۔"مدیحہ اور نظیر صاحب دونوں لوگ چونکے۔"کافی لمبا چلنے والا کیس ہو گیا یہ تو۔"

"کیا مطلب کون کبیر مراد؟"اس نے اپنی پرس اتار کر میز پہ رکھا۔اور کمپیوٹر کے سامنے جا کر بیٹھ گئی۔گوگل پہ اس نے کبیر مراد کا نام لکھ کر سرچ کیا۔ایان اسے دیکھتا حیرانی سے بولا۔

"تم کبیر مراد کو نہیں جانتی؟مراد خان کا اکلوتا پوتا۔یہاں نہیں ہوتا تھا۔مراد سر کی وفات کے بعد ہی دوبارہ یہاں واپس آیا ہے۔لوگ تو یہی سمجھتے تھے کہ مراد سر کی پراپرٹیز چیرٹی میں جائے گی۔لیکن کبیر نے واپس کر سب کی زبانیں بند کر دیں۔مراد سر کی بیماری کی وجہ سے ان کا بنایا ہوا ایمپائر سمجھ لو ڈوب چکا تھا۔کبیر کی دن رات محنت سے آج وہ اس سے زیادہ بلندیوں پر پہنچ چکا ہے۔سننے میں آتا ہے کہ ریلوے اسٹیشن'ائیر پورٹ'بڑی بڑی کمپنیز ایسی کوئی چیز



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں رہی جسے حکومت نے اسے بیچ نہ دیا ہو۔اس کے پاس اتنا پیسہ ہے کہ وہ انگلیوں کا اشارہ کر کے پورے انڈیا کو خرید سکتا ہے۔"جو بات اس نے حیرانی سے شروع کی تھی وہ بات اس نے آخر میں تلخ ہو کر ختم کی۔وہ کبیر سے متاثر بھی تھا اور ناراض بھی۔وہ ایک منٹ کہتا ہوا اٹھا اور ایک فائیل اسے دی۔

"یہ رہا کبیر مراد کا سارا بائیو ڈیٹا۔اس فائل میں ہر وہ بات موجود ہے جو تمہارے کام آسکتی ہے۔"

"وہ سب تو ٹھیک ہے مگر کبیر مراد اکلوتا وارث ہے؟"مدیحہ نے اسکرین سے نظریں ہٹا کر نظیر صاحب سے پوچھا۔جواب ایان نے دیا۔وہ اس فائل کو بھی چیک کر رہی تھی۔

"ہاں بالکل۔"فائل پہ سرسری نگاہ ڈالتے ہوئے وہ چونکی۔پھر زیر لب 'اکلوتا پوتا' دہرایا۔

"جب وہ دوبارہ واپس آیا تو اس نے مراد حسن کے سارے انٹرویوز، سوشل میڈیا اکاؤنٹ سب کچھ ہٹا دیے۔تب سے لے کر آج تک ان کی فیملی کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔"

"ٹھیک ہے مگر اس کے والد کا کیا؟ مجھے کہیں بھی اس کے والد کا نام نظر نہیں آیا۔اس فائل میں بھی ان کا ڈیتھ سرٹیفکیٹ نہیں ہے۔"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ڈیتھ سرٹیفکیٹ ہونے کے لیے ان کا مرنا بھی ضروری ہے۔" نظیر صاحب نے مدیحہ کے دیے کاغذات پہ نظریں جما کر کہا۔ "اس کی اور اس کے والد کی شاید کوئی ان بن ہے۔ وہ ساتھ نہیں رہتے۔ اس کے ساتھ کون رہتا ہے۔ اس کے گھر میں کون موجود ہے کوئی نہیں جانتا۔ میڈیا کو وہ پرائیویسی کا کہہ کر ٹال دیتا ہے۔ اس کے بارے میں دنیا صرف اتنا جانتی ہے۔ جتنا وہ چاہتا ہے کہ دنیا جانے نہ اس سے زیادہ نہ کم۔"

"یعنی نادر کبیر کا دایاں ہاتھ ہوا۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔ نظیر صاحب نے سر ہلایا۔ پھر وہ گہری سانس لے کر دوبارہ ان ثبوتوں کو دیکھ رہے تھے جو نادر کے خلاف جا رہے تھے۔ اس میں کوئی نئی بات نہیں تھی۔ آئے دن ایسے بہت سے کیس دیکھتے تھے وہ جس میں کسی نہ کسی نے اپنی بیوی کو مار ڈالا ہوتا ہے۔ وجہ کبھی گھریلو مسائل یا ایکسٹرا افیئرز ہوتے تھے۔ بعض دفعہ مزہب بھی موٹیو ہوتا تھا۔ نادر کی بیوی انشیکا شرما بھی الگ مزہب سے تعلق رکھتی تھی۔ اگر اس کا نام سامنے آیا تھا تو ان میں سے کوئی بھی حیران نہیں ہوا۔

مدیحہ اپنی چابیاں، پرس اور وہ فائل اٹھا کر جانے لگی۔ جانے سے پہلے اس نے نظیر صاحب کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اگر ان سب کے پیچھے نادر کا ہاتھ ہوا اور کبیر مراد نے درمیان میں آنے کی کوشش کی تو آپ جانتے ہیں مجھے۔ میں ایسے سینکڑوں کبیر مراد کو شانت کرنا جانتی ہوں۔ نہ اس کا پیسہ کام آئے گا نہ نام۔ اس لیے آپ اس بات کو یقینی بنائیں کہ جب تک تفتیش ہو رہی ہے۔ کبیر مسئلہ نہ پیدا کرے۔"

"تسلی رکھو مدیحہ۔ جتنا ہائی پروفائل یہ کیس ہے۔ وہ کوئی بے وقوفی نہیں کرے گا۔ نہ میڈیا اور پولیس اسے کرنے دے گی۔" انہوں نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔ وہ چلی گئی تو ایان بھی اس کے پیچھے ہی نکلا۔ کمرے میں وہ اکیلے رہ گئے۔ خاموش اور پریشان۔ انہیں مدیحہ کی فکر تھی۔ وہ جانتے تھے اب آگے کیا ہونے والا ہے۔ وہ اور کبیر۔ اللہ کی پناہ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

دہلی کے کمرشل ایریا کی وہ سب سے اونچی اور شاندار بلڈنگ تھی۔ آس پاس سیکورٹی بہت زیادہ تھی۔ ہاتھوں میں گنز پکڑے، الرٹ سے سیکیورٹی گارڈز اور ان کے ساتھ ہی کھڑے 'بیٹھے کتے۔ اس شاندار سی بلڈنگ کے ساتویں فلور پہ چلو تو جولیا لفٹ سے تقریباً بھاگتی ہوئی آفس میں داخل ہوئی۔ جہاں وہ اور اس کے ساتھ دو ادھیڑ عمر وکیل بیٹھے تھے۔ جولیا نے کافی کا کپ اس کے سامنے رکھا۔ وہ مسلسل کسی بات کی نفی کر رہا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایسے کیسے ضمانت منسوخ کر دی گئی ہے؟ ابھی جرم ثابت نہیں ہوا ہے۔ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں وکیل صاحب۔"

"ہم کوشش کر رہے ہیں کبیر۔ جلد ہی کوئی سرا ہاتھ لگ جائے گا۔ اس جرنلسٹ کا پورا سورس ہے کہ وہ کسی طور پر پولیس کی حراست سے فرار نہ ہو۔" ان میں سے ایک شخص نے کہا۔ کبیر نے اپنی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی۔ مسلسل بجتے فون نے اس کا دماغ گھما دیا تھا۔

"اسے لے جاؤ یار۔" اس نے جولیا کو اشارہ کیا۔ وہ سر ہلاتے آگے آئی۔

"میں اسے فرار ہونے کا بھی نہیں کہہ رہا ہوں۔ خیر چھوڑیں یہ۔ کون سا جرنلسٹ ہے؟"

"اسی چینل کی جرنلسٹ ہے۔ جس چینل میں نادر کی بیوی کام کرتی تھی۔ مدیحہ نام ہے شاید۔ آپ ایک دفعہ ان سے مل کے یہ معاملہ سلجھا لیں۔" کبیر نے بالکل ٹھہر کر یہ نام سنا۔ ایک نام کے تو کئی لوگ ہوتے ہیں۔ یہ وہ نہیں ہو سکتی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ ایک چھوٹا کمرہ تھا۔ جس کے درمیان میں ایک میز اور دو کرسیاں عین ایک دوسرے کے سامنے رکھی تھیں۔ایک کرسی پہ وہ بیٹھا تھا۔ تھکا ہوا سا۔ مدیحہ نے اپنی پین میز پہ بجا کر اسے متوجہ کیا۔

"تم نے اب تک اپنا بیان نہیں نوٹ کروایا۔"

"میں آپ سے ملنا چاہتا تھا۔"

"کس سلسلے میں۔"

"مجھے کچھ کہنا ہے۔" وہ مسلسل میز پہ رکھے مدیحہ کے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔ کچھ توقف کے بعد وہ بولا۔

"میں نے اپنی بیوی کا قتل نہیں کیا۔ مجھے ٹریپ کیا جا رہا ہے۔"

"مجھے بھی یہی لگا تھا۔ جب تمہارا نام سامنے آیا۔ لیکن نادر حسین بیک وقت میں اتنے ثبوت ملے ہیں تمہارے خلاف، اس بات پہ یقین مشکل ہے میرے لیے۔" کمرے میں نیم اندھیرا تھا۔ میز کے اوپر لٹکتا ہوا ایک بلب اندھیرے کو مٹانے میں ناکام ہو رہا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں اپنی بیوی کا قتل کیوں کروں گا؟" وہ بے تاثر لہجے میں بول رہا تھا۔ مدیحہ کو وہ 'عجیب' لگا۔

"اسی بات کا جواب لینے میں تمہارے پاس آئی ہوں۔ ایسے سینکڑوں کیسز موجود ہیں جن میں شوہر اپنی بیویوں کو فقط فیس بک کی یوز کرنے پہ بھی قتل کر دیتے ہیں۔ سوچو ایک فیس بک جب کسی انسان کو موت کے گھاٹ اتار سکتا ہے تو آپسی جھگڑوں کی اور بھی وجوہات ہیں دنیا میں۔ جن میں سے کسی ایک وجہ کی بنا پر آپ نے اپنی بیوی کا قتل کیا۔" وہ پر سکون انداز میں بیٹھی تھی۔ نادراب کہ خاموش رہا۔

"وہ الگ مزہب سے تھی۔ ایسی بہت سی وارداتیں ہوئیں ہیں دین 'مزہب سے جڑی ہوئی۔"

www.novelsclubb.com

"آپ کو کس نے کہا وہ الگ مزہب سے تھی؟" وہ چونک کر بولا۔ مدیحہ نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

"سوری؟"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ کو کس نے کہا وہ الگ مزہب سے تھی؟ مجھ سے شادی سے پہلے۔ مجھ سے ملنے سے سال بھر پہلے اس نے اپنا مزہب تبدیل کیا تھا۔ شادی ہم نے اس کے دو سال کے بعد کی۔"

"لیکن اس کا نام تو۔"

"معزرت مگر نام کا تو کوئی مزہب نہیں ہوتا۔ اسلام قبول کرتے وقت اس نے اپنا نام بدل کر فاطمہ رکھا تھا۔ یہ میرا مشورہ تھا کہ وہ اپنا نام نہ بدلے۔" مدیحہ چند لمحے چپ رہی پھر وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"جب تک کچھ ثابت نہیں ہو جاتا۔ تم یہاں سے باہر نہیں جا سکتے تم جانتے ہو نا؟"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اس کی ضمانت منسوخ کر دی گئی ہے۔ پولیس کو کئی ایسے ثبوت ملے ہیں جو۔"

"آپ اور میں ہم دونوں جانتے ہیں کہ نادر کا ہاتھ نہیں ہے اس کے پیچھے۔ مجھے یہ بتائیں آپ کیا کر سکتے ہیں اس معاملے میں؟" کبیر مراد نے ایک دفعہ پھر ان کی بات کاٹی۔

"ہم جو بھی کر سکتے ہیں وہ عدالت میں کریں گے کبیر صاحب۔"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پھر آپ سے ملاقات بھی وہیں ہو گی۔ جولیا وکیل صاحب کے لیے دروازہ کھولو۔" جولیا نے گڑبڑا کر اسے دیکھا۔ وہ دونوں صاحب تھوڑے خفا نظر آرہے تھے۔ جمال صاحب نے اس کے لیے دو وکیل بھیجے تھے۔ پروفیشنل تو اسے ان میں کچھ بھی نظر نہیں آیا تھا۔

"اس کی بے گناہی میں ثابت کروں گا۔ اس کے لیے مجھے جو کرنا پڑا میں کرنے کے لیے تیار ہوں۔" وہ اپنی کوٹ درست کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔ جبڑے سختی سے بھینچ رکھے تھے۔ اسے بے اختیار ہی کاظمی صاحب یاد آئے۔ وہ ہوتے تو اب تک نادر سلاخوں کے پیچھے نہ ہوتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قاسم اور وہ آمنے سامنے بیٹھے نادر کے بیان کو ڈسکس کر رہے تھے۔ چند لمحے پہلے ہی اس کا وکیل آیا تھا۔ کوئی تیزی سے اندر داخل ہوا تو قاسم کچھ کہتے کہتے رک گیا۔ پرفیوم اور سگریٹ کی ملی جلی بو اس کے نتھنوں سے آ ٹکرائی۔ قاسم بے ساختہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کتنا وقت ہے میرے پاس اس سے ملنے کے لیے؟" یہ آواز۔ یا خدا، یہ آواز۔ وہ جو قاسم کے اٹھ کھڑے ہو جانے پر پیچھے گھوم کر دیکھنے لگی تھی۔ یہ آواز سن کر اگلا سانس بھی نہ لے سکی۔ اس کی دروازے کی طرف پشت تھی۔ اندر داخل ہونے والے نے شاید اس پہ دھیان نہیں دیا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مل سکتے ہو تم جتنا وقت لینا چاہو۔لے لو۔مجھے کوئی اعتراز نہیں ہے۔"

"ہونا بھی نہیں چاہیئے۔میں یہ سب کچھ صبح سے برداشت کر رہا ہوں تم جانتے ہو۔پہلے اس کی ضمانت منسوخ کر دی گئی پھر اس کے وکیل کو اس سے ملنے نہیں دیا گیا۔کس کے کہنے پہ ہو رہا ہے یہ سب؟"وہ دبے دبے غصے میں بولا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ قاسم کی شکل بگاڑ دے۔

"میرے کہنے پر۔"وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر سامنے آ کھڑی ہوئی۔چند لمحوں کے لیے بھوری آنکھیں سیاہ آنکھوں سے ملیں۔حیرت'تعجب'بے یقینی۔کبیر مراد کی آنکھوں میں اس وقت کیا نہ تھا؟اس نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا۔

"میں نے کہا ہے یہ کرنے کے لیے۔"

وہ سنبھل کر بولا۔"وجہ؟جرم ابھی ثابت نہیں ہوا ہے۔مجھے معلوم ہے کہ یہ کام نادر نے نہیں کیا ہے۔یہ تو۔۔۔"وہ جو کسی کا نام لینے جا رہا تھا۔کچھ سوچ کر خاموش ہو گیا۔

"کیا ثبوت ہے آپ کے پاس؟عدالت میں'مجھے معلوم ہے'سے کام نہیں چلتا۔ہم ویسے بھی،hard evidence کی بنیاد پہ کام کرتے ہیں۔اس لیے آپ اپنے



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

assumptions اپنی ذات تک ہی رکھیں۔" وہ سینے پہ بازو لپیٹے کھڑی تھی۔ قاسم نے دونوں کے چہرے پہ چھائی سرد مہری کو دیکھتے ہوئے اپنا گلا کھنکارا۔

"ضمانت منسوخ کرنا ضروری تھا ورنہ میڈیا ہمیں۔۔"

"بھاڑ میں گئی میڈیا۔ سنا تم نے؟ ملزم ہے وہ اسے ملزم کی طرح ہی ٹریٹ کرو۔ جس کے قتل کا الزام اس پہ لگا ہے وہ اس کی بیوی ہے۔ اس کے ساتھ زیادتی کی گئی تھی پہلے بعد میں قتل ہوا ہے۔ کوئی اپنی ہی بیوی کے ساتھ ایسا کیوں کرے گا؟ نان سینس۔"

"میں ایسے لاکھوں کیسز آپ کے سامنے رکھ سکتی ہوں۔ اس میں انوکھا کچھ بھی نہیں ہے۔ میرٹل ریپ کا نام سنا ہے آپ نے؟ اگر نہیں تو آج سن لیں۔ ثبوت لے آئیں کبیر صاحب۔ یوں چیخنے چلانے سے آپ نادر کو مزید مشکل میں ڈال دیں گے۔" وہ اتنا کہہ کر رکی نہیں اپنی پرس اٹھاتی باہر جانے لگی جب اس کی آواز پہ رکی۔

"اگر میں آپ کو ثبوت لے آ کے دے دوں تو؟" وہ قدم قدم چلتا ہوا اس کے عین سامنے آ کے رکا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جب ثبوت لے آئیں گے اس کی بے گناہی کا تب اس بارے میں سوچوں گی۔ قاسم ان سے کہو کہ میں سسپیکٹ کے وکیل سے بات کروں گی۔اس کے خیر خواہ سے نہیں۔"

"وکٹم کے والدین سے مل کے جاؤ مدیحہ۔وہ آچکے ہیں۔باہر بیٹھے ہیں۔" قاسم نے اس سے کہا۔وہ سر ہلا کر باہر نکلی۔اسی کھلی فضا میں سانس لینا تھا۔اس کا دم گھٹ رہا تھا۔کتنے عرصے گزرے تھے کتنے نہیں،وہ حساب رکھنا بھی بھول گئی تھی۔اکثر ہی کبیر مراد کا نام اس کے سامنے آتا رہتا تھا۔وہ پچھلے پانچ سالوں سے یہیں اسی شہر میں موجود تھا۔مگر ان کا سامنا آج دو یا شاید دس سالوں کے بعد ہوا تھا۔کہانا وہ حساب رکھنا بھول گئی تھی۔

مدیحہ چند لمحے خود کو کمپوز کرتی رہی۔گزرے ماہ و سال کی اذیت بری طرح تازہ ہو کر تکلیف دینے لگی تھی۔وہ جانتی تھی کبھی نہ کبھی کبیر مراد سے اس کا سامنا ضرور ہو گا۔مگر آج ہو گا'ان حالات میں ہو گا۔اسے اندازہ نہیں تھا۔شاید کبیر کو بھی نہیں تھا۔ایسے بہت سے شاید تھے جو کبیر مراد سے آجڑتے تھے۔

وہ سر جھٹک کر اس کمرے کی جانب بڑھ گئی جہاں وکٹم کے والدین تھے۔وہ وہاں پہنچی تو چند ایک اہلکار' قاسم اور کبیر مراد پہلے ہی موجود تھے۔ایک کرسی گھسیٹ کر وہ بیٹھی۔وہ دونوں خاصے ضعیف تھے۔ماؤف ہوتے دماغ کے ساتھ اس نے انشیکا کے والد صاحب کو کہتے سنا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہمارا تعلق ہریانہ سے تھا۔اسلام کی دعوت دینے والے میرے ایک دوست تھے۔جو کچھ عرصہ قبل ہی ہمارے ہمسائے میں رہنے کے لئے آئے تھے۔یہیں سے یہ سلسلہ شروع ہوا۔پہلے پہل تو ہم چھپ چھپا کر نماز روزے کرتے رہے۔مگر ایسی باتیں چھپ نہیں سکتی'نہ ہمارا ایسا کوئی ارادہ تھا۔مگر ایک خوف تھا کہ کہیں ہمیں نقصان نہ اٹھانا پڑ جائے۔خیر آخر وہی ہوا جس کا ہمیں ڈر تھا۔"وہ سانس لینے کو رکے۔میز کے دوسری جانب وہ دونوں میاں بیوی بیٹھے تھے۔دوسری جانب قاسم مٹھی ہونٹ پہ رکھے بغور سن رہا تھا۔البتہ کبیر ایک کونے میں رکھی کرسی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

"جیسے ہی لوگوں کو پتا چلا ہم نے دھرم بدل دیا ہے'لوگ ہماری جان کو آ گئے۔حالات یہاں تک پہنچ گئے کہ ہمیں وہ جگہ چھوڑ کر حیدر آباد میں شفٹ ہونا پڑا۔اس وقت انشیکا کی پڑھائی چل رہی تھی۔حیدر آباد میں آ کر ہی نادر سے ملاقات ہوئی۔نادر نے اپنی پسندیدگی ظاہر کی انشیکا کے لیے ہم نے دونوں کی شادی کر دی۔نادر کی ہی ہمت تھی جو ہم دوبارہ ہریانہ میں جا کر کچھ عرصہ قیام کرنے لگے۔وہ بہت چاہتا تھا میری بیٹی کو۔جتنی تکلیف ہمیں ہے'اتنی ہی تکلیف اسے بھی ہو رہی ہو گی انشیکا کے ساتھ ہوئے حادثے کی۔"ایسی چند ایک باتیں وہ کرتے



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رہے۔انہیں پورا یقین تھا کہ نادر کا ہاتھ نہیں اس کے پیچھے۔چند ایک سوال کر کے انہیں واپس بھیج دیا گیا۔

مدیحہ اپنی کار کا گیٹ کھول کے کھڑی تھی۔اس نے کان سے موبائل لگا رکھا تھا۔نچلا لب ہونٹوں سے دبا کر وہ کچھ کہنے لگی تھی۔جب کسی کے پکارنے پہ اس نے مڑ کر دیکھا۔سامنے کبیر مراد کھڑا تھا۔اپنے ڈھیر سارے گارڈز کے درمیان۔

"صرف چوبیس گھنٹوں کے اندر آپ کے ہاتھ میں ثبوت ہو گا'اور اس سے پہلے نادر جیل سے باہر۔"سنہری دھوپ اس کے سیاہ آنکھوں میں مزید چمک رہی تھی۔مدیحہ دو قدم آگے بڑھ کر اس کے عین سامنے کھڑی ہوئی۔

"میں نادر یا اس کے وکیل سے بات کروں گی'ہمدردوں سے نہیں۔اس لیے آئندہ کبیر مراد میرا راستہ روکنے کی کوئی جرأت نہیں کرنا۔"وہ سرد لہجے میں کہتی گاڑی بھگا لے گئی۔کبیر اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپریل کی دھوپ سارے شہر میں پھیلی ہوئی تھی۔آج وہ کافی دیر سے بیدار ہوئی۔جمائی روکتی وہ تھکے انداز میں سیڑھیاں اتر رہی تھی۔سامنے لاؤنج میں اس کی نظر گئی تو وہ مسکرائی۔ کارپیٹ پہ جواد لیپ ٹاپ گود میں رکھ کر بیٹھا تھا۔ٹی شرٹ اور جینز میں ملبوس وہ کافی فریش نظر آرہا تھا۔چہرے پہ چھائی کم عمری کی معصومیت اسے مزید پیارا بناتی تھی۔مدیحہ بالوں کا جوڑا ٹھیک کرتی ہوئی اس کے قریب چلی آئی۔

"گڈ مارننگ۔آج تم گھر پہ ہی ہو؟میں سمجھی شاید دوستوں کے ساتھ کوئی پلان ہو تمہارا۔"جواد نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا پھر لیپ ٹاپ بند کر کے کچن میں گیا۔مدیحہ جانتی تھی اب اس کی واپسی دو کپ کافی کے ساتھ ہی ہو گی۔

"دوستوں کے ساتھ کوئی پلان نہیں ہے۔حمزہ بھائی کا آف ہے آج۔پرگتی میدان میں آج بک فیئر ہے۔ہم وہیں جا رہے ہیں۔تنوی بھی ساتھ ہی رہے گی۔آپ شام تک اگر فری ہو جائیں تو آنے کی کوشش کریئے گا۔"

"اچھا حمزہ بھی آرہا ہے؟خیر۔فری ہونے میں مجھے سات یا آٹھ تو بج ہی جائے گا۔اس دفعہ نہیں پھر کبھی۔ویسے ماموں نے ہمیں آج ڈنر پہ انوائیٹ کیا ہے۔میں نے انہیں انکار کر دیا۔" ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہوئے اس نے سرسری سا تذکرہ کیا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"منع کیوں کیا آپ نے؟ مجھے موقع ہی کہاں ملتا ہے ایسے سب سے ملنے کا۔ چلیں نا یار چلتے ہیں۔" جواد نے کپ اس کی جانب بڑھاتے ہوئے معصومیت سے اس کی طرف دیکھا۔

مدیحہ نے کچھ کہنا چاہا پھر مسکرا کر جیسے ہار مان لی۔ "ہاں ٹھیک ہے۔ چلتے ہیں۔ مگر تم پہلے چلے جانا ٹھیک؟ مجھے آنے میں وقت لگے گا۔ میں ماموں سے بات کر لیتی ہوں۔"

"کہاں جائیں گی؟" جواد نے اس سے پوچھا۔ جو سفید ڈھیلی سے شرٹ پہ بالوں کا اونچا سا جوڑا بنا کے بیٹھی تھی۔ آنکھوں سے تھکن صاف جھلک رہی تھی۔

"ایک دو کام ہے مجھے۔ شام تک ختم کر کے آفس جاؤں گی۔ آف تو آدھے دن کا ہی ملا ہے خیر میں مینج کر لوں گی۔"

"میں ساتھ چلوں؟" وہ فکر مند ہوا۔

"بالکل نہیں۔ تم اپنی چھٹیاں انجوائے کرو۔ مجھے وقت ملا تو جوائن کر لوں گی تم لوگوں کو۔" وہ کافی ختم کر کے اٹھ کھڑی ہوئی۔ سیڑھیاں چڑھنے سے پہلے اس نے پلٹ کر دیکھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"چھوٹو کو چیک کرتے رہنا اگر میں واپس نہ آ سکی تو۔ پوری کوشش کرنا وہ سوئے نہ۔ مہینے سے اس کو کہا تھا کہ تیاریاں شروع کر دے۔ لیکن جب پانی سر سے اوپر چلا جاتے ہے تب جا کر کہیں تم لوگ نشے میں رہنا بند کرتے ہو۔"

"مجھے کیوں لتاڑ رہی ہیں۔ ٹھیک ہے آپ جائیں۔ میں دیکھ لوں گا۔" وہ منمنایا۔ وہ کمرے کی جانب گئی۔ چھوٹو کا بھی اپنا الگ قصہ ہے۔ سولہ سترہ سال کا دبلا پتلا لڑکا جو تقریباً تین سال پہلے تیز بارش میں اسٹیشن پہ مونگفلی بیچتا ہوا مدیحہ کو ملا تھا۔ مدیحہ کو بے ساختہ ہی اس پہ ترس آیا۔ وہ اسے اپنے ساتھ لے کر چلی آئی تھی۔

اتر پردیش کے کسی ضلع میں رہنے والا چھوٹو دہلی کام ڈھونڈنے آیا تھا۔ باپ اس کے یہاں آنے سے ایک سال پہلے شراب نوشی کی وجہ سے چل بسا تھا۔ گھر میں تین چھوٹی بہنیں موجود تھیں۔ ماں اکثر ہی بیمار رہتی تھی۔ تو اس نے خود ہی کچھ کرنے کی ٹھان لی۔ مدیحہ اس کے ہمت اور حوصلے سے خاصی متاثر ہوئی۔ وہ اسے اپنے ساتھ گھر لے آئی۔ اس کا ایڈمیشن کروایا اور رہنے کے لیے ایک فلیٹ دیا۔ چھوٹو دن کے وقت یہیں رہتا۔ گھر کی صاف صفائی جیسے چھوٹے موٹے کام کرتا، پھر رات کا کھانا کھا کر اپارٹمنٹ چلا جاتا۔ مدیحہ باقاعدگی سے اس کی تنخواہ کے پیسے



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گاؤں بھیج دیتی تھی۔یوں اس طرح مدیحہ کو ایک عدد ہاؤس ہیلپر اور چھوٹو کو نوکری' رہنے کی لیے چھت' اچھی تعلیم مل گئی۔

وہ جب تیار ہو کر واپس آئی تو لاؤنج میں ایک فرد کا اضافہ ہو چکا تھا۔حمزہ اسے دیکھ کر مسکرایا۔جواباً وہ بھی مسکرائی۔اسے دیر ہو رہی تھی۔

"آج پاپا نے تمہارے لیے خاص اہتمام کیا ہے۔تم دونوں ڈنر پہ آرہے ہو ناں؟"

"ہاں بالکل میں کھانا شروع ہونے سے پہلے پہنچ جاؤں گی۔مجھے کچھ کام ہے' جواد مجھ سے پہلے ہی نکل جائے گا۔" وہ سر اثبات میں ہلا کر بولی۔

"تم دونوں ساتھ نہیں آرہے؟"

"نہیں۔بتایا تو ضروری کام ہے ورنہ ساتھ ہی آتے۔ماموں کو میرا اسلام کہنا۔" وہ رکے بغیر وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جس وقت وہ اپنے چھوٹے موٹے کاموں سے فارغ ہوئی۔گھڑی اس وقت شام کے چار بجا رہی تھی۔تھک کر اس نے آنکھیں بند کیں۔تھوڑی دیر اسی حالت میں رہنے کے بعد اس



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نے گاڑی ایک شاندار بلڈنگ کے سامنے روکی۔جو وہ کرنے جا رہی تھی،اس کے لیے اسے ڈھیر ساری توانائی کی ضرورت تھی۔اس کے ذہن میں پھر سے ایان کی آواز گونجی 'اکلوتا پوتا'۔

"اتنی آسانی سے تو میں تمہیں سب نہیں ہڑپنے دوں گی۔یہ سب کچھ میرے باپ نے بنایا ہے۔میرے باپ کا ہے سب۔میں ایک تنکا بھی نہیں چھوڑوں گی۔میں کسی کو بھی ہضم نہیں کرنے دوں گی۔" وہ بلڈنگ کے ساتویں فلور کو دیکھتی ہوئی بڑبڑائی۔

کار پارکنگ کی طرف لے جاتے اس نے ایک نظر خود پہ ڈالی۔آج اس نے آسمانی رنگ کی شیفون کی ساڑھی پہن رکھی تھی۔بالوں کو حسب معمول درمیان سے مانگ نکال کر کمر پہ پھیلایا ہوا تھا۔چہرہ کسی بھی طرح کے میک اپ سے پاک تھا۔اس نے پرس سے کاجل اور ایک گلابی رنگ کی لپ اسٹک نکالی۔پانچ منٹ جب وہ گاڑی سے باہر نکلی تو آنکھوں میں گہرا کاجل ڈال رکھا تھا۔گلابی رنگ اس کے ہونٹوں پہ مزید کھل اٹھا تھا۔

وہ بے نیازی سے آگے بڑھ رہی تھی،اطراف میں نظر گھماتے ہوئے۔یہاں کا سارا اسٹاف اب تبدیل کیا جا چکا تھا۔سیکورٹی گارڈ اس کے پیچھے تقریباً دوڑتا ہوا آ رہا تھا۔اس کے قریب پہنچنے سے پہلے وہ لفٹ میں جا چکی تھی۔ہاتھ میں پکڑی فائل کو اس نے مظبوطی سے تھام رکھا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں تھوڑی کشمکش میں ہوں۔آپ میں سے کسی کو بھی میں سلام کروں یا نہیں۔ہمارے حالات اتنے خوشگوار تو نہیں کہ میں آپ کے سلامت رہنے کی دعائیں کرتی پھروں۔"وہ مسکرا کر کہتی ان کے سامنے کرسی گھسیٹ کر بیٹھی۔آفس میں موجود اسٹاف نے حیرانی سے اسے دیکھا۔اس وقت اس شاندار آفس میں میز کے دوسری طرف فرحان بیٹھا تھا۔بشیر چچا اس کے ساتھ والی کرسی پہ۔ان علاوہ آفس میں ان کا مینجر بھی موجود تھا۔اسے دیکھ کر تقریباً سارے ہی افراد کو سانپ سونگھ گیا۔

"تم... تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی۔"فرحان کو جیسے ہی ہوش آیا وہ چیخا۔

"شششش...یوں دیہاتی عورتوں کی طرح چیخنے کی عادت نہیں جائے گی۔میں تم سے بات کرنے نہیں آئی۔چچا کیا ہم اس پرائے آدمی کے سامنے بات کریں گے؟"اس نے معصومیت سے مینجر کی طرف اشارہ کیا۔اب تک بشیر چچا کچھ سنبھل چکے تھے۔انہوں نے سر کے اشارے سے جانے کا کہا۔

"تمہیں اتنا شوق کیوں ہے خود کو ذلیل کروانے کا۔مجھے لگا تھا آخری دفعہ یہاں جو ہوا تھا اس کے بعد تم واپس کبھی نہیں آؤ گی مگر تمہاری فطرت کبھی نہیں بدل سکتی مدیحہ۔"بشیر چچا کا



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لہجہ چبھتا ہوا تھا۔ وہ اس وقت گرے کوٹ پینٹ میں ملبوس تھے۔ وہ ہنوز اسی طرح مسکراتی رہی۔

"کمال کرتے ہیں آپ بھی۔ خود کو ذلیل کروانے کے معاملے میں آپ سے بہتر بھی کوئی ہو سکتا ہے کیا؟"

"تم پنچ عورت دفعہ ہو جاؤ یہاں سے ورنہ میں تمہیں کھڑکی سے نیچے پھینک دوں گا۔" فرحان تلملا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ "بابا سے کیا باتیں کر رہی ہو مجھ سے بات کرو۔ بھیک دینے کا کام میں ہی سنبھالتا ہوں یہاں۔"

"دنیا میں مردوں کی کمی ہو گئی ہے کیا جو میں تم سے بات کروں؟" اس نے بڑے سکون سے جواب دیا پھر ہاتھ موجود فائل کو الٹ پلٹ کے دیکھا۔ فرحان اس کی طرف لپکا جب بشیر چچا نے اسے ہاتھ کے اشارے سے روکا۔

"کس سلسلے میں آئی ہو؟ جب میں نے ایک دفعہ کہہ دیا اس کمپنی میں تمہارا یا تمہارے بھائی کا کوئی حصہ نہیں ہے تو تم مان کیوں نہیں لیتی اس بات کو؟"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں جانتی ہوں اس کمپنی میں ہمارا کوئی حصہ نہیں ہے۔" وہ ان کی طرف جھکی۔ "بلکہ یہ پوری کمپنی ہی ہماری ہے۔"

"اس لیے آپ بشیر چچا ضد چھوڑیں اور مجھے میرا حق واپس کر دیں۔" وہ آہستگی سے بولی۔

بشیر چچا بھڑک اٹھے۔

"مرنے سے پہلے تمہارا باپ یہ سب کچھ بیچ کے مرا تھا۔ خیرات میں نہیں دے کے گیا تھا وہ مجھے جو تم اتنے سالوں سے ہمارے پیچھے لگی ہو۔ تمہارے خیال میں تم یہ جھوٹے کاغذات ہمیں دکھاؤ گی اور ہم مان لیں گے؟ بھول ہے تمہاری مدیحہ۔" انہوں نے اس کے ہاتھ میں پکڑی فائل کو زمین پہ دے مارا۔

"میں چاہوں تو دو منٹ میں تمہیں یہاں سے غائب کروا سکتا ہوں لیکن میں ایسا نہیں کروں گا۔ تم میرے بھائی کی اولاد ہو اور مجھے بہت پیار ہے تم دونوں سے، تمہاری یہ فضول ضد نے مجھے بڑا تنگ کیا ہے۔ پہلے تم نے گھر چھوڑا میں نے کچھ نہیں کہا۔ پاپا سے فاروق کا حصہ مانگا میں تب بھی خاموش تھا۔ لیکن اب نہیں رہوں گا۔ جس کسی بھی کورٹ میں تم نے جانا ہے جاؤ۔ میں تمہیں نہیں روکوں گا۔"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ کو لگتا ہے میں آپ کی اس بات سے متاثر ہو کر واپس اپنے گھر چلی جاؤں گی؟ جب تک مجھے میرا حق نہیں ملتا۔ میں یہاں آتی رہوں گی۔ اور یہ کس نے کہہ دیا آپ سے کہ میں کورٹ میں جاؤں گی؟ یا آپ کے سامنے رؤں گی گڑگڑاؤں گی؟ میں کروں گی یہ بشیر چچا کہ ایک پیاری سے پریس بلاؤں گی۔ اس میں ان کاغذات کو پیش کر دوں گی، جس میں۔" وہ ایک ایک کاغذ دوبارہ فائل میں سلیقے سے رکھ رہی تھی۔ "جس میں آپ کے خلاف وہ سارے ثبوت ہیں جس سے آسانی سے ثابت ہو سکتا ہے کہ آپ اور فرحان پچھلے چار سالوں سے عورتوں اور ڈرگز کی اسمگلنگ کرتے رہے ہیں۔" اس نے ان دونوں کے چہرے کو دیکھا جو سفید پڑ چکا تھا۔ فرحان نے کچھ کہنا چاہا مگر ناکام رہا۔ وہ دو قدم چلتی ان کے قریب آئی۔

"میں آپ کی سوشل لائف ہی برباد نہیں کروں گی۔ میں ان تصویروں کو آپ کے گھر بھیجوں گی، اور پھر آپ کو احساس ہو گا کہ گھر ٹوٹنا کیسا ہوتا ہے۔" اس نے اپنی پرس سے چند تصویریں نکالی پھر سامنے میز پر پھینکنے کے انداز میں رکھی۔ انہوں نے تصویر اٹھا کر نہیں دیکھا وہ بس ساکت نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"میں کون ہوں میری حیثیت کیا ہے ان سب سے آپ واقف ہیں۔ میں جھوٹ بھی کہہ دوں تو لوگ سچ سمجھتے ہیں۔ مرضی آپ کی ہے۔ ایک پرسکون زندگی، عزت و احترام والی۔ ہنسی



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خوشی اپنی بیوی بچوں کے ساتھ گزارنا چاہیں گے یا پھر ایک ڈوبتی ہوئی کمپنی کے لیے ساری عمر کی جیل.. پھانسی بھی ہو سکتی ہے۔ٹوٹا ہوا گھر وہ بھی اس عمر میں، بدنامی ناکامی لے کے مریں گے۔"

"آج مہینے کی سولہ تاریخ ہے۔اگلا مہینہ شروع ہونے سے پہلے مجھے اپنے فیصلے سے آگاہ کر دیجئے گا۔اپنا حق تو میں کسی حال میں نہیں چھوڑوں گی...اور آپ کو بھی کہیں کا نہیں چھوڑوں گی۔خدا حافظ۔" وہ جس طرح آئی تھی۔اسی طرح واپس چلی گئی۔آفس میں سناٹا چھا گیا تھا۔وہ دونوں ایک دوسرے سے نظریں چرائے کھڑے تھے۔مگر دونوں کا ذہن تیزی سے کام کر رہا تھا۔

کچی گولیاں نہیں کھیلی تھیں انہوں نے جو مدیحہ جیسی لڑکی سے خوف آئے انہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اندھیرا ہونے میں تھوڑا ہی وقت باقی تھا۔وہ سخت خراب موڈ کے ساتھ کافی شاپ میں بیٹھی کافی پی رہی تھی۔اس نے جواد کو ویڈیو کال کیا۔وہ ہمیشہ ہر کسی کو ویڈیو کال کرتی تھی، خاص جواد کو۔ کبھی کبھار وہ سخت ناراض بھی ہو جایا کرتا تھا اس سے کہ وہ پبلک واشروم استعمال کر رہا ہوتا اور مدیحہ اسے ویڈیو کال کرنا شروع کر دیتی۔وہ اسے سوچ کر مسکرا دی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دو رنگ کے بعد جواد کا ہنستا مسکراتا ہوا چہرہ نظر آیا۔ وہ شاید کسی ریسٹورنٹ میں بیٹھا تھا۔

"میں یہ ہی سوچ رہا تھا کہ چار گھنٹے ہو گیے میں باہر نکلا ہوا ہوں اور مجھے آپ کی کال نہیں آئی۔" وہ ہنسا تو وہ بھی آہستگی سے ہنس دی۔

"میں تمہیں بہت مس کر رہی ہوں۔ اور سنو سات بجنے سے پہلے تم ماموں کی طرف چلے جانا۔"

"اُف میں بھی آپ کو بہت مس کر رہا ہوں مدیحہ۔ آپ نے..."

"ہم تمہارے بھائی کی بہت حفاظت کر رہے ہیں۔ اب رات ہونے تک تم اسے کال مت کرنا۔" اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی تنوی نے جواد سے اس کا موبائل جھپٹا اور کال ڈسکنیکٹ کر دی۔ مدیحہ گہری سانس لے کر رہ گئی۔ جواد ٹھیک تھا۔ بس کافی ہے۔

وہ بوجھل دل کے ساتھ بیٹھی اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔ جب بھی بشیر چچا یا ان کی فیملی سے وہ مل کر آتی اس کا یہی حال ہوتا تھا۔ ان کی چبھتی ہوئی نظریں، ان کا لہجہ، باتیں۔ ان سب سے اس کا دل کٹ کے رہ جاتا تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بابااور بشیر چچابس دو بھائی تھے۔اللہ نے بہن نہیں دی تھی۔ بابا دادا ابو کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وکیل بنے۔ جبکہ بشیر چچا کو نہ کام میں دلچسپی تھی نہ پڑھائی میں۔ دھیرے دھیرے انہوں نے کالج جانا چھوڑ دیا۔ سارا دن دوستوں کے ساتھ یہاں وہاں پھرتے پھر شام کو گھر لوٹ جاتے۔ دادا ابو نے ان کی اسی حرکت کو مد نظر رکھتے ہوئے انہیں شہر سے باہر بھیج دیا، لیکن کوئی سدھار نہ آیا۔ البتہ دوسرے شہر جاتے ہی انہوں نے صرف بیس سال کی عمر میں ایک اٹھائیس سال کی ایک خرانٹ عورت سے شادی کر لی۔ اس وقت بابا غیر شادی شدہ تھے۔ دادا ابو نے مزید کسی بحث و مباحثے کے انہیں واپس گھر لے آئے۔

چچی کا رویہ ماما کے ساتھ پہلے ہی ٹھیک نہیں رہتا تھا۔ شادی کے کچھ دن بعد بابا اپنے گھر میں شفٹ ہو گئے۔ دادا ابو اپنا گھر چھوڑنے کے لیے راضی نہ ہوئے، وہ چچا کے ساتھ ہی رہتے تھے۔ چچا پہلے بھی کوئی کام نہیں کرتے تھے۔ شادی اور بچوں کے بعد بھی ان کا یہی حال تھا۔ بابا کو اپنے چھوٹے بھائی سے بہت محبت تھی۔ انہوں نے اپنی آفس میں انہیں اپنے ساتھ لے لیا۔ کام وہ وہاں بھی کچھ نہیں کرتے تھے، مگر بابا باقاعدگی سے انہیں تنخواہ دیتے۔ بھائی کو شرمندگی سے بچانے کے لیے انہوں نے سب سے یہی کہا کہ بشیر چچا بھی اس کمپنی کے شئیر ہولڈرز میں سے ایک ہیں۔


WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سب کچھ ٹھیک تھا۔وہ کوئی گڑ بڑ، کوئی گھوٹالہ نہیں کرتے تھے۔اچانک ہی ماما کی تبیعت خراب ہوئی اور جواد وقت سے پہلے ہی دنیا میں آگیا۔اس کی پیدائش میں کمپلیکس آجانے کی وجہ سے ماما ایک ہفتے کے اندر ہی انہیں تنہا چھوڑ کر چلی گئیں۔لوگ، رشتے دار، پڑوسی غرض ہر انسان نے جواد کو کوسنا شروع کر دیا۔ایک وہی تھی جس نے اسے اپنے سینے سے لگائے رکھا۔ زندگی اور موت صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ہم نے کب مرنا ہے، یہ ہماری قسمت طے کرتی ہے۔دوسروں کی خوش بختی یا بد بختی نہیں۔

ماما کی موت کے بعد بابا ٹوٹ سے گئے تھے۔انہوں نے اپنے بچوں، کام، کیسز ہر چیز سے اپنا من ہٹالیا۔اور پھر یہیں سے بشیر چچا اور فرحان کو فری ول مل گئی تھی۔وہ کمپنی کے ساتھ جو کرنا چاہتے کرتے تھے۔وہ بابا کے نام پہ ہر جگہ سے ادھار لیتے اور بابا کو اس کی خبر بھی نہ ہونے دیتے۔فقط ایک سال کے اندر انہوں نے اپنی چھوٹی سی کوٹھری کو محل میں تبدیل کر دیا اور بابا قرضوں میں ڈوب گئے۔

یہاں تک پہنچ کر بھی معاملہ ان کے ہاتھ سے نہیں نکلا تھا۔سب پوری طرح برباد تب ہوا جب اچانک ہی بابا کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔اس کے دل کو بے اختیار ہی تکلیف ہوئی۔آنکھوں کے

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سامنے کا منظر دھندلایا تو اس نے دو تین گہری سانس لی۔ مدیحہ کو رونا نہیں تھا۔ مدیحہ روتی نہیں تھی۔

اس کی سوچوں کا تسلسل تب ٹوٹا جب کسی نے زور سے میز بجائی۔ اس نے چونک کر سر اٹھایا پھر چند لمحے بالکل چپ سی رہ گئی۔ اس کے عین سامنے کرسی پہ کبیر مراد بیٹھا تھا۔ سفید شرٹ پر نیلی جینس پہنے ہوئے' آنکھوں پہ اسٹائلش سا گلاسز سجائے وہ بغور اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ کب یہاں آیا؟

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟"

"بیٹھا ہوں۔" جواب دیا گیا۔

"کیوں؟"

"کیونکہ کھڑے ہونے کی جگہ نہیں ہے۔ بھیڑ دیکھی ہے تم نے؟" وہ اطراف میں نظر ڈال کر بولا۔

"میں آپ کے آفس گیا تھا۔ وہاں پتہ چلا کہ آپ لیو پر ہیں۔ میں تو مایوس ہو کر واپس لوٹ رہا تھا جب چوکیدار نے بتایا کہ آپ اس وقت کہاں پائی جا سکتی ہیں۔" وہ مسکرا نہیں رہا تھا۔ مگر

www.novelsclubb.com



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی آواز اور لہجہ نرم اور مسکراتا ہوا تھا۔ وہ اتنا نائس کیوں ہو رہا تھا اس کے ساتھ؟ اس وہ اسے روتا ہوا دیکھ چکا تھا؟ مدیحہ اندازہ نہیں کر سکی۔

"کیوں ملنا چاہ رہے تھے تم مجھ سے؟" اس کی آواز گیلی ہو رہی تھی۔ مدیحہ نے ایک گلاس پانی کا لبوں سے لگایا اور ایک سانس میں ہی خالی کر دیا۔

"آپ نے کہا تھا کہ میں پہلے نادر کی بے گناہی کا ثبوت لے آؤں پھر آپ مجھ سے بات کریں گی۔"

"نہیں میں نے کہا تھ کہ تب میں نادر کی بے گناہی کے بارے میں سوچوں گی۔" وہ جبراً مسکرایا۔ اس نے ساتھ کھڑے گارڈ کو اشارہ کیا۔ اس نے میز پہ لیپ ٹاپ رکھا پھر اس پہ چند بٹن دبائے۔ ایک ویڈیو اسکرین پر چلنے لگا۔ ایک منٹ یہ تو ایک سی سی ٹی وی فوٹیج ہے۔ کسی عالیشان گھر کے پارکنگ کی۔

"یہ رہا وہ ثبوت جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نادر نے اپنی بیوی کو نہیں مارا۔ پولیس کے ریکارڈ کے مطابق انشیکا نے اسے راستے سے پک کیا۔ پھر اس کے بعد کا فوٹیج انہیں نہیں ملا۔ اور پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق انشیکا کا قتل تقریباً رات ساڑھے بارہ کے لگ بھگ کیا گیا۔ اس فوٹیج میں ٹائم دیکھو۔ یہ کار جو یہاں اس گھر کے سامنے آکر رکی ہے۔ اس کو پہچانتی ہو تم؟" وہ



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسے ویڈیو روک کر پوچھ رہا تھا۔ مدیحہ نے اثبات میں سر ہلایا۔ "ویری گڈ۔ یہ کار انشیکا کی ہے۔ وقت دیکھو ابھی صرف ساڑھے آٹھ بجے ہیں۔ یعنی یہ ثابت ہوا کہ انشیکا ساڑھے آٹھ تک ہی نادر کے ساتھ تھی۔"

"انشیکا کی کار سے کیسے ثابت ہو سکتا ہے؟ نادر واپس بھی تو جا سکتا ہے نا۔"

"بالکل واپس جا سکتا ہے۔ ان کیس تمہیں اگر شک ہو کہ پولیس کو گمراہ کرنے کے لیے نادر نے انشیکا کی گاڑی اس بنگلے کے سامنے لا کھڑی کی ہو۔" اس نے اتنا کہہ کر ویڈیو چلائی۔ جس میں انشیکا کی گاڑی سے نادر باہر نکلا۔ وہ جھک کر اس سے کچھ کہہ رہا تھا شاید۔ وہ دو قدم پیچھے ہٹا۔ انشیکا واپس جا رہی تھی۔ نادر وہیں کھڑا تھا۔ انشیکا دس منٹ کے بعد واپس آئی اور نادر کے سینے سے آ لگی۔

www.novelsclubb.com

مدیحہ بغور فوٹیج دیکھ رہی تھی اور کبیر اس کے تاثرات۔

انشیکا کے جانے کے بعد وہاں ایک اور گاڑی آ کر رکی۔ اندر سے ایک اسٹائلش کپڑے میں ملبوس لڑکی نکلی۔ ساتھ کبیر مراد وہاں آیا۔ وہ اندر گئے۔ اب وہاں سناٹا تھا۔ قریب چار بجے تک وہ تینوں وہاں سے باہر نکلے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کبیر نے ہاتھ مار کر لیپ ٹاپ بند کیا اور اس کی طرف متوجہ ہوا۔ وہ بغیر کسی تاثر کے بیٹھی اس کے بولنے کی منتظر تھی۔

"اس کے بعد ہم کسی دوسری جگہ پہ موجود تھے۔ ہم نے دو میٹنگز اٹینڈ کی پھر صبح چھ بجے وہ مجھے ڈراپ کر کے گھر گیا۔ ایک ہی شخص ایک وقت میں دو جگہوں پہ کیسے موجود ہو سکتا ہے؟ خیر تمہیں اس فوٹیج پہ یقین نہ ہو تو میں گواہ پیش کر سکتا ہوں۔ وہ ملک کے نامور شخصیات ہیں ایک وقت میں اتنے لوگوں کو گواہ کے طور پہ خرید نا نادر افورڈ نہیں کر سکتا۔"

"تم ان ساری فوٹیجز اور گواہوں کو کورٹ میں پیش کرو۔ میں اس بارے میں کوئی مدد نہیں کر سکتی۔" وہ جس میز پہ بیٹھے تھے۔ اس کے ساتھ گلاس وال تھی۔ وہ باہر دیکھتے ہوئے بولی ۔کبیر کے ماتھے پہ شکن ابھری۔

"کیوں؟ آپ سے لینا دینا کیوں نہیں ہے؟ اس کیس کو آپ انویسٹیگیٹ کر رہی ہیں۔ یہ جو میں آپ کو دے رہا ہوں، یہ ڈھونڈنے کی ذمہ داری آپ کی تھی۔ یہ آپ کی ذمہ داری تھی کہ آپ نادر کی ہر ایک ایکٹیویٹی کو دیکھتیں۔ آپ کا چینل ہر دو گھنٹے پہ ایک تازہ خبر دے رہا ہے، اس کیس کے مطلق۔" وہ ضبط سے مٹھی بھینچے بول رہا تھا۔

"میرے چینل نے نادر کو مجرم نہیں کہا ہے۔"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس کے حق میں بھی آواز نہیں اٹھائی جا رہی ہے۔مائینڈاٹ۔میں آپ سے لڑنے نہیں آیا۔مدد مانگنے آیا ہوں۔" مدیحہ نے حیرت سے اسے دکھا۔وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔بالکل غیر ارادی طور پر دونوں کی نظریں ملیں۔سیاہ آنکھوں میں حیرت تھی، جبکہ بھوری آنکھیں سنجیدہ۔ دونوں کچھ لمحے کے لیے بالکل چپ سے رہ گئے۔مدیحہ نے نگاہیں چرائیں۔

"میں آپ سے مدد مانگنے آیا ہوں مدیحہ۔میں نہیں جانتا آپ کیا چاہتی ہیں، کیا سوچ رہی ہیں؟ میں اس فوٹیج کو کورٹ میں نہیں دے سکتا۔جس وقت پولیس کو ڈیڈ باڈی ملی،اس وقت تک نادر یہیں اسی گھر میں موجود تھا۔آپ ایک ایماندار جرنلسٹ ہیں۔میں چاہتا ہوں، آپ نادر کی مدد کریں۔ہمارے درمیان جو بھی ہوا اس کو۔"

"ہمارے درمیان کیا ہوا؟ ہاں؟ ہمارے درمیان کیا تھا؟ یا پھر تم میرے کون لگتے ہو؟ تم فوٹیج میڈیا کو دو یا کورٹ میں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔لیکن تم شاید ڈر رہے ہو کہ تمہارے شفاف کردار پہ داغ آ لگے گا۔تم یہ کسی سے نہیں بتانا چاہتے کہ اس رات تم دونوں کے علاوہ وہاں ایک عورت تھی۔یہ بنگلہ غالباً تمہارا ہے۔تم ایک پکے کردار کے بیچلر مانے جاتے ہو۔یہ بات کیسے برداشت کر سکو گے کہ کوئی یہ جانے تم اس رات ایک عورت کے ساتھ تھے۔مدد تم بھی نادر کی نہیں کر رہے، خود کی کر رہے ہو۔نادر کے اوپر لگا یہ الزام تمہارے لئے بھی خطرہ بن



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چکا ہے۔" وہ تلخی سے بولی۔ کبیر لب سختی سے بھینچے اسے دیکھ رہا تھا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا اس کی پیشانی پہ ابھرنے والی نسیں پھٹ جائیں گی۔

"وہ عورت میری بہن ہے، مدیحہ۔"

"چند دن پہلے مجھے کسی نے بتایا کہ سارا ہندوستان یہی جانتا ہے 'تم مراد حسن کے اکلوتے وارث ہو۔" مدیحہ نے مزاق اڑاتے ہوئے کہا۔ کبیر مرادیوں ہی سپاٹ چہرے کے ساتھ بیٹھا رہا۔ چند لمحے بعد وہ بولا۔

"ٹھیک ہے تم جو بھی سمجھو۔ مگر مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔ اور تم میری مدد ضرور کرو گی۔" وہ آرام سے بولا۔

"اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں تمہاری مدد کروں گی کسی بھی معاملے میں؟" وہ مسکرا کر سیدھا ہوا۔ اس ملاقات میں وہ پہلی بار مسکرایا تھا۔ مدیحہ نے اسے دیکھا پھر اس کے دائیں گال پہ ابھرتے ڈمپل کو دیکھا۔

وہ تھوڑا سے اس کی جانب جھکا۔ اتنا کہ مدیحہ اس کی سانسیں اپنے چہرے پہ محسوس کر سکتی تھی۔ چند لمحے وہ یوں ہی سرگوشی کرتا رہا پھر اسی پراسرار مسکراہٹ کے ساتھ سیدھا ہوا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگلے پانچ منٹ کے بعد وہ اس کافی شاپ سے باہر نکلی تو اس نے کبیر کی ساری شرط ماننے کی ہامی بھر آئی تھی۔ دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے کار کا دروازہ کھولا پھر سست روی سے ڈرائیو کرنے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تھکے قدم اٹھاتی وہ گھر میں داخل ہوئی۔ مغرب کب کا ڈھل چکی تھی۔ اس نے سرسری سی نظر چھوٹو کے کمرے میں ڈالی۔ وہ کتابوں میں سر دیے بیٹھا تھا۔ بغیر کسی قسم کی آواز کئے وہ اپنے کمرے میں آئی۔ وارڈروب سے ایک ساڑھی نکال کر وہ واشروم میں گھسی۔

پندرہ منٹ بعد وہ گیلے بال تولیے سے خشک کرتی ہوئی باہر آئی۔ موبائل پہ آنے والی کال دیکھ کر وہ ایک لمحے کے لیے رکی۔ اسکرین پر جگمگاتا چچا کا نام دیکھ کر اس نے گہری سانس لی۔ بشیر چچا سے بڑے مسئلے اسے حل کرنے تھے ابھی۔ عرصہ ہو گیا تھا مدیحہ نے خاندان کی تقریبات میں شامل ہونا چھوڑ دیا تھا۔ لوگوں کی تمسخر اڑاتی نظریں' چبھتے ہوئے لہجے، سب اس کے دل بری طرح سے توڑ دیتے تھے۔ وہ جتنا اس حادثے کے بارے میں بات کرنے سے گریز کرتی، لوگ اتنے ہی طرح طرح کے سوال کرتے.... اور پھر اس کے ذکر جو کب کا اس کی زندگی سے



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جا چکا تھا، سارے رشتے سارے ناطے توڑ کر۔ آج ریستوران میں جس طرح اس کا سامنا ہوا تھا، مدیحہ کے وجود اب تک اس ایک نظر کے زیر اثر تھا۔

خیالوں کو جھٹک کر اس نے اپنی تیاری مکمل کی۔ ایک آخری نگاہ اس نے خود پہ ڈالی۔ بلیو ساڑھی میں اس کی رنگت دمک رہی تھی، ہلکے پھلکے میک اپ میں وہ پیاری لگ رہی تھی۔ ڈریسنگ ٹیبل کی دراز سے ڈائمنڈ کے چھوٹے چھوٹے ٹاپس نکالے بے تاثر نگاہوں سے خود کو دیکھا پھر باہر نکلتی چلی گئی۔

"السلام وعلیکم۔" اس نے بلند آواز میں سلام کیا پھر ساڑھی کا پلو درست کرتی ان کے درمیان آئی۔ اس وقت حسن ولا کے لاؤنج میں دونوں ماموں بیٹھے تھے۔ اسے آتا ہوا دیکھ حسن ماموں اپنی جگہ سے اٹھے۔ مدیحہ مسکراتی ہوئی ان کے قریب آئی۔

"جواد نے بتایا تھا آپ کو آنے میں وقت لگے گا۔"

"ہاں وقت تو لگ جاتا اگر نظیر انکل میری چھٹی نہ بڑھاتے تو۔" وہ مسکرائی۔ بڑی ممانی اور نعیمہ ممانی کچن میں تھیں، عالم ماموں لاؤنج میں ہی بیٹھے کسی سے کال پہ بات کر رہے تھے۔ اس نے نظر گھمائی گھر کے لڑکے کہاں گئے؟



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہ تینوں کافی دیر سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ سعد اور جواد آتے ہی ہوں گے، حمزہ کو ہاسپٹل جانا تھا کوئی کام تھا۔" ماموں کی بات پہ وہ ہنسی۔

"آپ کو کیسے پتہ چل جاتا ہے میں کیا سوچ رہی ہوں؟"

"تمہاری آنکھیں سب بتا دیتی ہیں مدیحہ۔ مجھے تم سے کچھ بات کرنا تھی۔ باہر چلتے ہیں۔" وہ ایک دم سنجیدہ نظر آنے لگے تھے۔ مدیحہ نے انہیں دیکھا پھر سر ہلایا۔

"یہ نادر کا کیا سین چل رہا ہے؟"

"نیوز چینل بتا تو رہے ہیں۔" وہ دونوں گھر سے نکل کر کالونی کی سڑک پہ چل رہے تھے۔ اسٹریٹ لائٹ کو دیکھتی وہ ایک جگہ رکی۔ ماموں اس کے ساتھ کھڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

"میں تم سے پوچھ رہا ہوں مدیحہ!"

"جیسے آپ کے اس چہیتے نے کچھ نہیں بتایا ہو گا آپ سے، میں جانتی ہوں آپ سب جانتے ہیں۔ آپ بس مجھ سے میری رائے مانگ رہے ہیں، اور میں کوئی رائے نہیں دینا چاہتی ماموں۔ یہ کورٹ ثابت کرے گی کہ گناہ کس نے کیا اور بے قصور کون ہے۔"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نادر ایک اچھا لڑکا ہے، میں اسے کافی عرصے سے جانتا ہوں۔اس کی بیوی کے ماں باپ نے بھی تو گواہی دی ہے نا بیٹا۔" اس نے ایک دم چہرہ اٹھا کر انہیں دیکھا۔وہ جو فکر مندی سے بول رہے تھے۔اس کے تاثرات دیکھ کر چپ ہو گئے۔

"اس کے ماں باپ قتل کے وقت وہاں موجود تھے؟ یا ان میں سے کوئی بھی جو اپنا بیان دینے آرہے ہیں، کیا وہ قتل کے وقت موجود تھے؟ وہاں کوئی موجود نہیں تھا ماموں۔کبیر مراد کی شاپنگ لسٹ میں کون کب آسکتا ہے اس بات کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ اس نے انہیں گاندھی جی کے فوٹو والا کاغذ نہیں کھلایا ہو گا؟ ایک غریب خاندان کو خریدنے میں اسے کتنا وقت لگا ہو گا؟" وہ تلخی سے بولتی سینے پہ بازو لپیٹ کر ان کی طرف دیکھ رہی تھی۔ماموں اس کے دفاع میں کچھ کہنا چاہتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تم غلط بات کہہ رہی ہو مدیحہ۔کون باپ اپنے فائدے کے لئے اپنی اولاد کو یوں تنہا چھوڑ سکتا ہے؟"

"کیوں نہیں چھوڑ سکتا؟ بالکل چھوڑ سکتا ہے۔میں نے دیکھا ہے ایسا باپ جو اپنے فائدے کے لیے اپنی اولاد کو بے یار و مددگار چھوڑ دے۔پھر اس کیس میں تو اولاد سرے سے زندہ ہی



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں ہے۔" وہ ایک لمحے کے لئے بالکل چپ رہ گئے۔ان کے چہرے پہ بے یقینی صاف دیکھا جا سکتی تھی۔ کیا وہ جانتی تھی؟ کیا اس لئے ہی وہ اتنے سالوں تک اس طرح سے جی رہی تھی؟

"آئیں ماموں واپس چلتے ہیں۔" وہ بات بدل رہی تھی؟ ہاں شاید۔ وہ انہیں اذیت نہیں دے سکتی تھی۔ وہ اذیت جو مدیحہ دس سالوں سے جھیل رہی تھی۔

"تم اتنی تلخ کیسے ہو گئی مدیحہ؟ میں بس چاہتا ہوں کہ تم وہ کرو جو تم ہمیشہ کرتی ہو۔ تم بے ایمان نہیں ہو مدیحہ۔" وہ خود کو سنبھال کر بولے۔ مدیحہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"تلخ نہیں ہو رہی ہوں ماموں۔ حقیقت پسند ہو رہی ہوں۔ رہ گیا آپ کا چہیتا کبیر مراد تو صحیح بات اگر غلط طریقے سے کہی جائے تو وہ غلط بن جاتی ہے۔ میں پہلے دن سے جانتی تھی کہ نادر کو صرف پھنسانے کی کوشش جا رہی ہے۔ میں نے اگلے ہی دن دونوں کی فون کالز، بینک اکاؤنٹ غرض ہر چیز چیک کی۔ وہ دونوں ایک اچھے جوڑے کی طرح زندگی گزار رہے تھے۔ شادی سے لے کر اب تک معمولی باتوں کے علاوہ کوئی اور نا اتفاقی نہیں ہوئی۔" وہ سانس لینے کو رکی۔ "نادر کو اسے قتل ہی کرنا ہوتا تو وہ آرام سے یہ کام کروا سکتا تھا یا خود ہی مارتا، وہ جو کچھ بھی کرتا اپنے پیچھے کوئی ثبوت نہیں چھوڑتا۔ کبیر کے لئے وہ چھوٹے بڑے کرائم کرتا رہا ہے، اس نے کبھی بھی اپنے پیچھے ثبوت نہیں چھوڑا۔"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پھر اس کے پیچھے کون ہے؟"

"مجھے نہیں معلوم مگر وہ جو کوئی بھی ہے،اس کا مقصد صرف نادر کو کبیر مراد سے الگ کرنا ہے۔"

"کیا مطلب؟" وہ نا سمجھی سے بولے۔مدیحہ نے ایک نظر ان کے چہرے پہ ڈالی۔

"مطلب صاف ہے ماموں۔ٹارگٹ نادر نہیں کبیر ہے۔پچھلے تین مہینوں میں کبیر مراد کے جتنے بھی وفادار اس سے جڑے تھے،اب کسی نہ کسی کرائسس میں ہیں۔کبیر کے دادا کے ساتھ کام کرنے والے کاظمی انکل جن کی عمر کوئی پچھتر سال ہو گی،ان پہ ہراسمنٹ کا الزام لگایا گیا۔وہ پچھلے تین مہینوں سے کوشش کر رہے ہیں کہ اس کیس سے بار نکل سکیں۔ان کے جیسے کئی لوگ جو اپنا خاندان بھی کبیر پہ لٹانے سے گریز نہیں کریں گے۔وہ اس وقت کسی نا کسی مصیبت کا سامنا کر رہے ہیں،یا پھر وہ سلاخوں کے پیچھے ہیں۔"

"ہاں پچھلے کچھ مہینوں سے ایسا ہو رہا ہے۔" وہ سوچنے والے انداز میں گھر کے گیٹ کو دیکھ رہے تھے۔مدیحہ کا چہرہ اب بھی تاریکی میں تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہر وہ انسان جو کبیر کو دھوکا نہیں دے سکتا یا اس کے لیے مرنے کو بھی تیار ہے۔ کبیر کو ہر اس انسان سے الگ کیا جا چکا ہے۔ ان میں سے آخری نادر تھا۔ اس کی نئی سیکرٹری جولیا شاید اگلا ٹارگٹ وہ ہو، مجھے اس کے بارے میں خاص انفارمیشن نہیں ملی۔ مگر اس نے اب تک کبیر کی کمپنی کو اور کبیر کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچایا۔"

"جولیا ایک اچھی لڑکی ہے۔ اگر ایسی بات ہے تو ہمیں کبیر کو اطلاع دینے ہو گی۔" وہ پریشان تھے۔ مدیحہ نے گہری سانس لی۔

"آپ کے خیال میں وہ یہ بات جانتا نہیں ہو گا؟ وہ سب جانتا ہے۔ اسے لوگوں کو استعمال کرنے کی عادت ہے۔ آپ اسے لے کر زیادہ فکر مند نہ ہوں۔" انہوں نے ناراضگی سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کبیر کچھ بھی کر سکتا ہے مگر یہ نہیں۔ تمہیں اطلاع دینے ہو گی اسے۔ کسی کی زندگی کا سوال ہے۔"

"میں ایسا کچھ نہیں کر رہی ہوں۔ آپ سے اس لیے ہی بتایا ہے تاکہ آپ اسے خبردار کر دیں۔" اس نے گویا ناک سے مکھی اڑائی۔ وہ فیصلہ کر چکی تھی۔ وہ جانتے تھے کہ مدیحہ مر تو جائے گی لیکن اپنے فیصلے سے پیچھے نہیں ہٹے گی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں اور سائرہ چاہ رہے تھے کہ تم کچھ دنوں تک ہمارے ساتھ آ کر رہو۔ کم از کم حمزہ کی منگنی تک۔ جواد بھی چھٹیاں اچھے سے گزار لے گا۔" مدیحہ کا چہرہ تاریکی میں تھا۔ وہ دو قدم آگے آئی۔ اس کے چہرے پہ روشنی بکھر گئی۔

"آپ یہ سب اس لیے کہہ رہے ہیں کیونکہ آپ کو لگ رہا ہے جو کچھ اس لڑکی کے ساتھ ہوا وہ میرے ساتھ بھی ہو گا رائیٹ؟ میں ایسا کچھ نہیں کروں گی ماموں۔ طوفان کے ڈر سے کھڑکیاں بند کروں گی تو اندر کی گھٹن سے مر جاؤں گی۔ میں اپنا گھر نہیں چھوڑوں گی۔ کبھی نہیں۔" وہ ایک ایک لفظ پہ زور دے کے بولی۔

"بات اس لڑکی کی نہیں ہے۔ مجھے سعد نے بتایا تمہیں کسی طرح کی کوئی کال موصول ہوتی رہی ہے۔ میں خوفزدہ ہو گیا ہوں مدیحہ۔" انہوں نے جیسے التجا کی۔

"بس کر دیں آپ اور سعد بھائی ماموں۔ آپ خود بھی جانتے ہیں ان فون کالز کی حقیقت۔ آپ ایک جج ہیں۔ بعض دفعہ فیصلے کرنے سے پہلے اور بعض دفعہ بعد میں ایسی کالز آپ کو بھی آتی رہی ہیں۔ کسی کو مجھے مارنا ہوتا تو اب تک مار چکا ہوتا۔ وہ جو کوئی بھی ہے۔ مجھے خوفزدہ کرنا چاہتا ہے۔ میں مدیحہ ہوں ماموں، میرے لیے موت وہ واحد شے ہے جس سے مجھے خوف نہیں محسوس ہوتا۔" اس نے گیلی سانس اندر کھینچی۔ "میرے اندر سے موت کا خوف اسی روز ختم ہو



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گیا تھا جس دن میرے ہاتھوں میں میرے باپ نے آخری سانس لی۔ عزت کا خوف اس دن ختم ہوا تھا جب مجھے اسے بچانے کے لیے اپنے ہی گھر سے بھاگنا پڑا اور ایک گمنامی کی زندگی گزرانی پڑی۔ کس چیز سے ڈرنا چاہیے مجھے ؟سب کچھ تو لٹ چکا ہے میرا۔"اس کی آنکھیں گلابی ہو رہی تھیں۔ماموں نے آگے بڑھ کر اس کا سر اپنے شانے سے لگایا۔وہ انہیں منع کرنا چاہتی تھی لیکن۔

"مجھے معاف کر دو بیٹا کہ میں تمہارے لیے تب کچھ نہیں کر سکا۔ مگر میں اب کرنا چاہتا ہوں۔ تم میری بیٹی ہو مدیحہ۔ مجھے تم بہت عزیز ہو۔ ہر انسان، ہر چیز سے زیادہ۔ سعد سے بھی زیادہ پیاری ہو تم مجھے۔ گھر نہیں چھوڑنا چاہتی مت چھوڑو۔ مگر اپنی جاب سے استعفیٰ دے دو۔ میری کمپنی جوائن کر لو۔ وہ تمہاری ماں کے حصے میں آئی تھی۔ میں تم پہ احسان نہیں کر رہا جیسا کہ تم نے اپنی ممانی سے کہا تھا۔ میں تمہیں تمہارا حق دے رہا ہوں۔"وہ اس کا سر دھیرے دھیرے تھپک رہے تھے۔ مدیحہ یوں ہی بے حس و حرکت کھڑی رہی۔ آج کتنے سالوں کے بعد انہوں نے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔ جیسے بچپن میں لگایا کرتے تھے۔

"بہت سالوں کی دوریاں ہیں ماموں۔ ایک دفعہ سینے سے لگ جانے سے ختم نہیں ہو سکیں گی۔ میں اپنا کام نہیں چھوڑوں گی۔ بالکل اسی طرح جیسے آپ اور سعد بھائی نے نہیں



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چھوڑا۔ دھمکیاں تو آپ دونوں کو بھی ملتی ہیں، یا پھر آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ میں عورت ہوں تو مجھے ڈر جانا چاہیے۔ میرے پاس کھونے کو کچھ نہیں بچا ہے اور اسی لیے میں اپنا کام جاری رکھوں گی۔" وہ بڑی آہستگی سے ان سے الگ ہوئی۔ پھر بغیر ان کی طرف دیکھے تیزی سے اندر کی جانب بڑھ گئی۔

کتنی ہی دیر تک وہ اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھتے رہے۔ جانے سے پہلے اس نے پلٹ کر انہیں دیکھا تھا۔ انہوں نے اس کی آنکھوں میں جھلملاتے آنسو دیکھے تھے۔ چبھن دیکھی تھی۔ کرب دیکھا تھا۔ بعض دفعہ زندگی ہمیں بہت بے بس کر دیتی ہے۔ ہم چاہ کے بھی وہ نہیں کر پاتے جس کے لیے دل مچل رہا ہو۔ تڑپ رہا ہو۔

انہوں نے ہار مانتے ہوئے گہری سانس لی۔ وہ جانتے تھے مدیحہ ڈھیٹ ہے' مگر اس نے کبھی بھی ان کی بات کا انکار نہیں کیا تھا۔ کیا تھا جو ان دونوں کے درمیان آ گیا تھا؟ مدیحہ ان کی اکلوتی بہن کی اولاد تھی۔ انہوں نے ہمیشہ جویریہ کو اپنی اولاد سے بڑھ کر چاہا تھا۔ جواد کی پیدائش پہ جب ان کا انتقال ہو گیا تو مدیحہ انہیں اور بھی زیادہ عزیز ہو گئی تھی۔ شکل و صورت میں وہ بالکل اپنی ماں پہ گئی تھی۔ فاروق کی حادثاتی موت نے اسے طرح پری طرح توڑ دیا تھا۔ مدیحہ



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں کچھ بھی ویسا نہیں بچا تھا۔ جیسا دس سال پہلے ہوا کرتا تھا۔ کچی عمر میں باپ کا مرنا کیا ہوتا ہے؟ یہ ان سے بہتر کون جان سکتا ہے!

فاروق کے بعد اسے گدھ بن کے نوچنے والے بہت تھے۔ اس مشکل وقت میں وہ اس کے ساتھ نہیں تھے۔ کوئی اس کے ساتھ نہیں تھا۔ اور اب دس سال گزر جانے کے بعد بھی کوئی نہیں تھا اس کے پاس جو اسے اپنا کندھا دے سکتا۔ جو اس کے آنسوؤں کو صاف کرتا۔ آج دس سال گزر جانے کے بعد بھی لوگ اسے وہ حادثہ نہیں بھولنے دیتے تھے۔ جس نے اس کی ذات کو مسخ کر دیا تھا۔ انہیں ڈر تھا کہ اگر روز محشر جویریہ یا فاروق نے ان کا گریبان پکڑا تو وہ انہیں کیا جواب دیں گے۔ مدیحہ کی چھوٹی سی چوٹ پہ وہ دونوں ساری دنیا کو اپنے سر پہ اٹھا لیتے تھے۔ آج جو کچھ وہ سہہ رہی ہے۔ وہ دونوں بھی اس جہان میں سکون سے نہیں ہوں گے۔

www.novelsclubb.com

"میں اس وقت تمہارے پاس نہیں تھا بیٹا۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں۔ حالات چاہے جیسے بھی ہوں' تم ہمیشہ مجھے اپنے ساتھ کھڑا پاؤ گی۔"

وہ جانتے تھے۔ ابھی ان کے درمیان کیا گفتگو ہوئی اس کی خبر بھی وہ اندر کسی کو نہیں لگنے دے گی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ماموں اندر چلیں بھوک لگی ہے مجھے۔جواد کی بھی کال آرہی ہے۔"اس نے معصومیت سے کہاتو وہ چونک کر اپنی سوچوں سے باہر نکلے پھر بدقت مسکراتے ہوئے اندر کی جانب چل دئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شام کب رات میں تبدیل ہوئی۔اسے ہوش نہیں تھا۔وہ جب سے 'اس' سے مل کر آیا تھا۔یوں ہی چت لیٹا تھا۔ایک نادر نہیں تھا تو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کبیر مراد کی دنیا رک گئی ہے۔کوئی کام ٹھیک نہیں ہو رہا تھا۔وہ گہری سانس لے کر اٹھ بیٹھا۔ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی وہ۔نادر کا اس کیس سے باہر نکلنا بہت ضروری تھا۔خود اس کے لیے بھی۔نادر کے علاوہ اور کس پہ بھروسہ کیا جا سکتا ہے؟ایک نام ذہن میں آتے ہی وہ چونکا۔ان سارے مسئلے میں وہ اسے تو بھول ہی گیا تھا۔دفعتاً اس کا فون بجا تو وہ سوچوں کو جھٹک کر کال سننے لگا۔

"ہیلو؟"

"میں بات کر رہا ہوں، قاسم۔"

"سن رہا ہوں۔"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہم نادر کے اپارٹمنٹ گئے تھے۔کچھ جانچ پڑتال کے سلسلے میں۔" کبیر جو دھیان سے سن رہا تھا۔اس کے چپ ہونے پہ بولا۔

"سن رہا ہوں۔آگے کیا ہوا؟"

"کبیر ہمیں وہاں ایک رپورٹ ملی۔نادر کی وائف پریگننٹ تھی۔وہ ماں بننے والی تھی۔اسے یہ بات معلوم تھی؟کیونکہ اب تک اس بات کی خبر ہم نے کسی کو نہیں دی۔ پوسٹمارٹم رپورٹ میں اس بات کو رہنے دوں یا گول کر جاؤں؟" چند لمحے کے لیے وہ بالکل چپ سا رہ گیا۔بے اختیار اس کی آنکھوں میں مرچیں لگنے لگیں۔

"نادر نے کہیں بھی اس بات کا ذکر نہیں کیا تھا۔ہمیں شک ہے کہ اسے اس خبر کے بارے میں کچھ نہیں پتہ۔مجھے مدیحہ نے کہا کہ میں اس سے اس قسم کے سوال نہ کروں۔اسے تکلیف ہو گی۔"

"کسی کی تکلیف یا خوشی کا فیصلہ کرنے کا حق مدیحہ کو نہیں ہے۔" وہ دھیرے سے بولا۔" اس بات کا ذکر کہیں نہیں ہونا چاہیے۔"

قاسم نے گہری سانس لی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ کسی قسم کی کوئی ناانصافی نہیں ہو گی اس کے ساتھ۔ اب تک جو بھی ہمیں ملا وہ نادر کے خلاف مل رہا ہے۔ کورٹ میں سالوں کی وفاداری یا ایمانداری نہیں پیش کی جا سکتی ہے۔ قانون ثبوت کے بنیاد پہ چلتا ہے۔"

"میں یہاں کا قانون اور ثبوت خوب اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ ایک ہفتے کا وقت دیتا ہوں میں تمہیں۔ تم اور وہ اس وقت میں جو کر سکتے ہو کرو، اس کے بعد جو میں کروں گا۔ اس کے درمیان تم آؤ گے نہ تمہاری وہ جرنلسٹ۔" وہ سپاٹ لہجے میں کہتا ہوا فون بند کر گیا۔ پانچ سیکنڈ کے بعد اسکرین پہ قاسم کا نام جگمگانے لگا۔

"یار پوری بات سن لے۔ ایسا کرتے ہیں کل ملتے ہیں۔ اس کا حل مل ہی جائے گا۔ اس میں کوئی بڑی بات نہیں ہے۔" کال ریسیو ہوتے ہی وہ شروع ہو گیا۔

"ٹھیک ہے۔ رکھتا ہوں۔" کبیر نے سر دوبارہ کرسی پہ گرا لیا۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ اذیت سی اذیت تھی۔ 'وہ ماں بننے والی تھی'۔ کبیر کے کانوں میں قاسم کی آواز گونج رہی تھی۔

دروازے پہ نوک ہوا تو اس نے مڑ کر دیکھا۔ ڈور ہینڈل پکڑے جولیا کھڑی تھی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جولیا میری کل کی تمام میٹنگز کینسل کر دو۔ کوئی بھی مجھ سے ملنا چاہے اسے اگلے ہفتے کا وقت دو۔"

"سر ڈی ایم صاحب دوسری دفعہ آ چکے ہیں۔ میں نے انہیں گیسٹ روم میں بٹھایا ہے اور ساتھ میں کافی کے ساتھ اسنیکس بھی بھجوا دیے۔" وہ فخر سے مسکرا کر کہہ رہی تھی۔ اس کی پیشانی پہ ڈھیروں بل پڑے۔

"ڈی ایم تمہارا ہونے والا سسر لگتا ہے؟" وہ بری طرح جھڑک کر بولا۔ جولیا نے گڑبڑا کر اسے دیکھا۔ یہ ڈی ایم تو دوست تھا اس کا پھر ایسے کیوں کہہ رہا ہے یہ آدھا پاگل آدمی۔

"میری آفس میں کتوں کی خاطر مدارت نہیں کی جاتی۔ تمہیں بات سمجھ آئی؟ ابھی کے ابھی فارغ کرو اس کو یہاں سے ورنہ میں تمہیں فارغ دوں گا۔ ڈی ایم، ایس ڈی ایم کوئی بھی آئے حتیٰ کہ پرائم منسٹر بھی میری اجازت کے بغیر کچھ نہیں کرو گی تم۔ اگلے ایک ہفتے تک میرے آس پاس کوئی نہ دکھے مجھے۔ کل تو بالکل بھی نہیں۔ جو بھی آئے اسے انتظار کرنے کے لیے کہو اور چند گھنٹوں کے بعد لوٹا دو۔ اب جاؤ یہاں سے۔" جولیا نے اس اسٹیل کے آدمی کو دیکھا پھر بھر بھر کے اسے من میں گالیاں دیتی وہ تقریباً دوڑتی ہوئی ریسپشن تک آئی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آج تو بال بال بچ گئی جو لیا۔ آئیندہ میری توبہ جو میں پانی بھی دے دوں کسی کو۔" وہ خود کو ریلیکس کرتی مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ممانی نے شاندار ڈنر کا اہتمام کیا گیا تھا۔ وہ سارے ٹیبل کے گرد بیٹھے تھے۔ حمزہ گیلے بالوں کے ساتھ آیا۔ اس نے سلام کرتے ہوئے مدیحہ کے ساتھ رکھی کرسی کو گھسیٹا۔ مدیحہ کے بائیں طرف جواد بیٹھا تھا۔

سربراہی کرسی پہ جمال ماموں بیٹھے تھے۔ ان کے دائیں ہاتھ پہ بڑی ممانی بیٹھی تھیں۔ بڑی ممانی بہت شائستہ مزاج کی خاتون تھیں۔ ماموں سے عمر میں چند سال بڑی ہونے کے باوجود وہ ان سے کئی سال چھوٹی نظر آتی تھیں۔

"سعد بھائی کہاں ہیں ماموں؟"

"میں یہاں ہوں اور میں اسی دروازے سے واپس بھی جا رہا ہوں۔" اس نے گردن موڑ کر آواز کی سمت دیکھا۔ سفید کوٹ ہاتھوں میں تھامے، سامنے وہ کھڑا تھا۔ بالوں کا اسٹائلش ہیئر



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کٹ اسے مزید پر کشش بنا رہا تھا۔ سنہری چمکی آنکھوں میں مسکراہٹ لیے وہ اس کی جانب بڑھا۔ جھک کر اس نے مدیحہ کے سر کو چوما۔

"بہت ضروری میٹنگ ہے۔ اگر نہیں گیا تو پاپا جائیداد سے عاق کرنے میں دو پل کا بھی وقت نہیں لیں گے۔ معزرت کے طور پہ اسے قبول کر لو۔ آج کا ڈنر مجھ پر ادھار رہا۔" اس نے ہاتھ میں پکڑی چاکلیٹ اس کی طرف بڑھائی۔

"تھینک یو۔ امید ہے کلائنٹس آپ کی سڑی ہوئی تبیت کی وجہ سے بھاگیں گے نہیں۔" وہ ہلکا سا ہنسا۔

"مجھے آنے میں دیر ہو جائے گی۔ آپ میرا انتظار مت کریئے گا ممی۔"

"آپ اس پہ نظر رکھا کریں بھابھی۔ کب آتا ہے۔ کب چلا جاتا ہے۔ کچھ پتہ نہیں ہوتا۔" وہ چلا گیا تو نعیمہ ممانی نے سلاد کترتے ہوئے کہا۔ بڑی ممانی مسکرا دیں۔

"سعد چونتیس سال کا ہو گیا ہے۔ مجھے اسے بے بی سٹ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اب۔ وہ اپنا اچھا برا جانتا ہے۔"

"بالکل ٹھیک کہا آپ نے ممانی۔ بریانی بہت لذیذ بنی ہے۔" مدیحہ نے مسکرا کر کہا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ممانی کے عین سامنے والی کرسی پہ نعیمہ ممانی بیٹھی مدیحہ کو جانچتی نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔آج انہوں نے ڈنر کے حساب سے نیلے رنگ کا کڑھائی کیا ہوا سوٹ پہن رکھا تھا۔بدن پہ لٹکتے زیورات اور حسب معمول ان کے لٹکتے پرائیس ٹیگ وہ کسی بھی صورت میں سب کو دکھانا چاہ رہی تھیں۔

ممانی کا بھی عجیب معاملہ تھا۔جب تک وہ ہر کسی کو زیورات، کپڑوں وغیرہ کی قیمت نہ بتا دیا کریں انہیں چین نہیں آتا تھا۔گلے میں کوئی نیکلیس پہنا ہو تو اس کا پرائیس ٹیگ وہ کبھی نہیں نکالتی تھیں۔عالم ماموں کے آفس سے چند لوگ آئے تھے۔ماموں نے کہا تھا ان کی اچھی تواضع کی جائے۔شکل سے وہ تھوڑا نک چڑھے معلوم ہو رہے تھے۔ممانی نے کھانے کی ٹیبل پہ 'یہ میرا کنگن دیکھیں جی اس کے پاپا لائے تھے دبئی سے گولڈ کا ہے پورے سات لاکھ کا۔میں نے تو بھائی منع کر دیا انہیں کہ خبردار جو آپ نے اس کا پرائیس ٹیگ نکالا۔اب اسے نکال دیں گے تو بھلا قیمت کیسے پتہ چلے گی لوگوں کو' جیسی باتوں سے پیٹ بھر دیا کھانا کھانے کی نوبت ہی نہ آ سکی۔اسے بے اختیار ہی اپنی سوچوں پہ ہنسی آئی۔

"تم نے شادی کے بارے میں کیا سوچا ہے مدیحہ؟" بڑی ممانی نے اسے محبت سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔وہ بری طرح چونکی۔پھر مسکرا کر بولی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں نے تو کچھ نہیں سوچا۔ جواد اپنی لائف میں سیٹ ہو جائے پھر سوچوں گی۔ ابھی تو بہت وقت ہے اس میں۔"

"ہاں تو بیٹا اب سوچ لو۔ بس ایک دو سال میں چہرے پہ جھریاں بھی پڑنا شروع ہو جائیں گی۔ پہلی منگنی تو تم نے کسی طرح توڑ دی۔ عمر تمہاری تیس کے قریب قریب تو پہنچ ہی چکی ہے۔ نہ سر پہ باپ ہے نہ کوئی اور، پہلی منگنی اسی وجہ سے ٹوٹ چکی ہے۔ اب ایسے میں کوئی کنوارہ اور اچھا لڑکا تو تمہیں ملنے سے رہا۔ اب بھی نہیں سوچتی تو پھر سوچتی ہی رہ جاؤ گی۔ اور رہ گیا تمہارا بھائی تو کیا شادی کے بعد بھی اسے کما کے کھلاؤ گی۔" نعیمہ ممانی نے تلخی سے کہتے ہوئے آخری بات پہ قہقہہ لگایا۔ مدیحہ نے ڈھیر سارا اشتعال اپنے اندر دبایا۔

"شادی کے بعد میں سسرال جاؤں گی ممانی کومے میں نہیں جو اپنے چھوٹے بھائی کے لیے اتنا بھی نہ کر سکوں۔ رہ گیا سوال شادی کا تو مجھے اس کی ضرورت ہے ہی نہیں۔ میرے پاس میرا خاندان پہلے سے ہی موجود ہے۔ میرے بیٹے میرے ساتھ ہیں۔ مجھے کسی کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میرا گھر، میرا خاندان جو بھی ہے یہی ہے۔" اس نے آرام سے کہہ کر چاولوں کا چمچ منہ میں رکھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کس کی بات کر رہی ہو تم؟اس سڑک سے اٹھائے ہوئے لڑکے اور جواد کی؟ تمہیں پتہ بھی نہیں چلے گا اور یہ دونوں تمہیں دودھ میں مکھی کر طرح باہر نکال پھینکیں گے۔" ممانی نے مزاق اڑانے والے انداز میں کہا۔"بیٹا اب یہ کام دھام بھی بس کر دو۔جو کچھ تمہارے باپ کے ساتھ ہوا کیا وہ کافی نہیں تھا سبق لینے کے لیے؟"

"میرے باپ کو درمیان میں نہ لے کے آئیں ممانی اور رہی بات چھوڑنے یا ساتھ رہنے کی تو مجھے اپنی تربیت پہ پورا بھروسہ ہے۔اگر ایسا ہوا بھی تو یقین کریں آپ کی چوکھٹ پہ مدد مانگنے نہیں آؤں گی۔" اس نے جواد کے چہرے کو دیکھا۔اس کا چہرہ اور آنکھیں بری طرح سرخ ہو رہی تھیں۔مدیحہ نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔جواد نے نظریں بٹھا کر اسے دیکھا۔وہ مسکرا رہی تھی۔اس نے آنکھوں سے اسے تسلی دی۔وہ اس ڈنر پہ آنے کے لیے راضی نہیں تھی۔جواد نے اسے فورس کیا تھا کہ آپ ہر دفعہ معزرت کر لیتی ہیں۔اس دفعہ نہیں۔اسے سمجھ آ رہی تھی کہ کیوں وہ خاندان میں آنا جانا چھوڑ چکی تھی۔

"کوئی اور بات کر سکتی ہو کر و نعیمہ ورنہ تمہارے بغیر کھانا کھانے میں ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔" وہ جو کچھ تلخ کہنے جا رہی تھیں۔عالم ماموں کی بات پہ خاموشی سے کھانا کھانے



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لگیں۔ مدیحہ ان کی چبھتی ہوئی نظریں آسانی سے محسوس کر سکتی تھی۔ماحول میں تناؤ محسوس کرتے ہوئے بڑی ممانی نے حمزہ کی منگنی کی بات چھیڑ دی۔

"مدیحہ ہم نے اگلے مہینے کی ڈیٹ فائنل کی ہے۔اگلے مہینے کی پچیس کو حمزہ کی منگنی کر دیں گے انشاءاللہ۔" مدیحہ نے مسکراتی نظروں سے حمزہ کو دیکھا۔وہ جواباً شانے آچکا گیا۔

"اب سعد بھائی کے لیے بھی کوئی رشتہ دیکھیں ممانی۔"

"ہم سب تو اس سے کہہ کہہ کے تھک گئے ہیں بیٹا۔ایک دفعہ تم بات کرو اس سے۔ تمہاری کوئی بات نہیں ٹالتا وہ۔" اس نے سمجھ کر سر ہلایا۔ تھوڑی ہی دیر میں نعیمہ ممانی کا بھی موڈ ٹھیک ہو گیا تھا۔وہ زبان کی خاصی کڑوی پر دل کی بہت اچھی تھیں۔ ہلکی پھلکی گفتگو کے درمیان انہوں نے کھانا کھایا۔رات گیارہ کے قریب قریب وہ دونوں واپس لوٹ آئے۔

آج کا دن کافی تھکا دینے والا تھا۔ایک اچھا خاصا برا دن گزار کر اب وہ آخر کار چند گھنٹے سو سکے گی۔اس نے نظر گھما کر ڈرائیو کرتے ہوئے جواد کو دیکھا۔جو سختی سے ہونٹ بھینچے ہوئے تھا۔پیشانی پہ پڑے بل دیکھ کر آسانی سے اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ وہ کسی گہری سوچ میں ہے۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں کیا ہوا؟ جواد ادھر میری طرف دیکھو۔" اس نے جواد کے گال پہ ہاتھ رکھ کے اس کا رخ اپنی جانب موڑا۔ جواد نے سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ اسے دیکھا۔ پھر کار سائیڈ میں روکی۔

"جواد کیا ہوا؟" وہ پریشان سی اس کے چہرے پہ آئے بال کو ہٹا رہی تھی۔ اس نے کچھ بھی کہے بغیر اپنا سر مدیحہ کے کندھے پہ رکھا۔ کب سے رکے ہوئے آنسوؤں کو بہہ جانے دیا۔ مدیحہ کو لگا کسی نے اس کا دل مٹھی میں دبا لیا ہو۔ اس کے لب پھڑپھڑائے مگر آواز نہیں نکلی۔

"آپ کیوں سہتی ہیں سب مدیحہ؟ کیوں آپ میری ہر بات مان لیتی ہیں؟ میں نہیں جانتا تھا ممانی آپ کے ساتھ ایسا سلوک کریں گی۔ آپ کو اتنی باتیں سننا پڑیں گی۔ میں نہیں جانتا تھا کہ یہی وہ وجہ ہے جو آپ نے ہر شخص سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ میں چاہتا تھا آپ لوگوں میں اٹھنا بیٹھنا شروع کر دیں مدیحہ۔ میں آپ کو خوش دیکھنا چاہتا تھا۔ ایم سوری۔" وہ اس کے گرد اپنے بازو لپیٹے کہہ رہا تھا۔ "آج ماں کی برسی ہے۔ میں چاہتا تھا کہ آپ ایک اچھا دن گزاریں۔ آپ اپنی تکلیف کو تھوڑے وقت کے لیے بھول جائیں۔"

مدیحہ نے اس کے آنسوؤں سے گیلے گال پہ اپنا ہاتھ پھیرا۔ "شششش۔ کچھ مت بولو۔ تمہیں کچھ بھی کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ لوگوں سے نہیں ملتی کیونکہ میرا کام ایسا ہے نا



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بچے، مشکل سے چھٹی ملتی ہے جسے میں تمہارے ساتھ گزارنا چاہتی ہوں۔ ممانی کی زبان تھوڑی خراب ہے۔اس میں کوئی شک نہیں لیکن وہ جو بھی کہتی ہیں۔وہ سچ ہی تو ہوتا ہے۔ہاں مگر آج ان کی ایک بات پہ اتفاق نہیں کیا میں نے، میرے بچے مجھے کیوں چھوڑ دیں گے؟ میں نے کبھی تمہیں اپنا بھائی نہیں سمجھا، ہمیشہ تمہیں اپنے بچوں کی طرح پالا۔اپنے سینے سے لگائے رکھا۔ ممانی جو کہہ رہی تھیں وہ جھوٹ تھا ناں؟"جواد نے اس کے شانے سے اپنا سر اٹھایا۔چند لمحے وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔ان دونوں کی آنکھیں ہرٹ ہوئی تھیں۔بہت زیادہ۔

"ہاں وہ جھوٹ کہہ رہی تھیں۔میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہوں گا۔چاہے یہ ساری دنیا آپ کو تنہا کر دے۔ قطع تعلق کر لے۔میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہوں گا۔آپ ہمیشہ مجھے اپنے ساتھ پائیں گی۔" بالکل دھیرے سے وہ آگے بڑھا اور اس کی پیشانی کو عقیدت سے چوم لیا۔وہ مدیحہ کے دونوں ہاتھوں کو تھامے ہوئے تھا۔مدیحہ مسکرائی۔پھر کھلکھلا کر ہنس دی۔وہ مسکراتی تو اس کی سیاہ بڑی بڑی آنکھیں چھوٹی ہو جایا کرتی تھیں۔اس نے آنکھیں بابا سے چرائی تھیں۔جواد کی شکل وصورت بابا جیسی تھی، لیکن آنکھیں ماں پہ چلی گئی تھیں۔وہ اسے مسکراتا ہو دیکھ کر خود بھی مسکرا دیا۔

ان کی چھوٹی سی دنیا تھی۔چھوٹا سا گھرانہ تھا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جواد نے کچھ بھی کہے بغیر گاڑی دوبارہ سڑک پہ ڈال دی۔وہ جانتا تھا کہ وہ ہرٹ تھی۔

مدیحہ پوری طرح سے کھڑکی کی طرف ہو کر بیٹھی تھی۔وہ کھڑکی کے اس پار تیزی سے آتی جاتی گاڑیوں کو دیکھ رہی تھی۔دل کا کرب تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔آنکھوں کی جلن بھی مزید بڑھ گئی تھی۔وہ خوف زدہ تھی۔پریشان تھی۔اسے ڈر محسوس ہو رہا تھا۔کچھ چھین جانے کا خوف،کچھ کھو دینے کا خوف۔بہت کم عمر میں اس نے اپنی ماں کو کھو دیا تھا۔ماں کے بدلے اسے جواد ملا تھا۔پھر ایک دن اس نے بابا کو کھو دیا۔اس دن کے بعد مدیحہ نے دھیرے دھیرے سب کھو دیا تھا۔اس سے بے تحاشہ محبت کرنے والے رشتے،محبت،عزت،سکون۔سب کھو دیا تھا اس نے۔پھر ایک روز اس نے 'اسے' بھی کھو دیا۔

وہ جو گیا تو مدیحہ کے پاس کھونے کے لیے اب کیا رہ گیا تھا؟سوائے جواد کے اب اس کے پاس اور کیا قیمتی تھا جس کے کھو دینے کا خوف ہوتا اسے۔وہ ہرٹ تھی۔ایک خوف تھا جو اس کے پورے وجود پہ طاری ہو رہا تھا۔اس کی آنکھیں گیلی ہو رہی تھیں۔مگر اسے رونا نہیں تھا۔مدیحہ فاروق روتی نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سورج کے سر پہ پہنچنے سے پہلے ہی وہ پرانی دہلی آگئی تھی مگر بلانے والے کا کچھ پتہ نہیں تھا۔آج گرمی کافی حد تک تھی۔اس نے کاٹن کی سفید سادہ سی پاؤں کو چھوتی فراک پہن رکھی تھی۔کندھے تک آتے چھوٹے چھوٹے بالوں کی چوٹیاں بنا رکھی تھی،جو بمشکل اس کے کندھوں کو چھو رہی تھیں۔پاؤں میں سادہ سی سیاہ چپل پہنے وہ مسلسل اس کی راہ دیکھ رہی تھی۔

"ایک دفعہ تم یہاں پہنچ جاؤ جاہل آدمی پھر میں دیکھنا میں تمہارے ساتھ کیا کرتی ہوں؟" اس نے 'جاہل آدمی' کو میسج بھیجا پھر ادھر ادھر دیکھتی ایک چھوٹے سے کیفے میں آ بیٹھی۔گرمی نے آج برا حال کر رکھا تھا۔دہلی میں اپریل کے مہینے میں ہی گرمی دماغ گھما کے رکھ دیتی ہے۔

کیفے میں پانچ سات میزوں کے علاوہ کچھ اور رکھنے کی جگہ نہیں تھی۔اس سے پہلے وہ مزید جائیزہ لیتی کوئی تیزی سے اندر داخل ہوا۔مدیحہ نے پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا۔پولیس یونیفارم میں ملبوس وہ پسینے سے بھیگا ہوا چہرہ لیے کھڑا تھا۔دھوپ میں اس کی گندمی رنگت سرخ ہو رہی تھی۔مدیحہ بے اختیار ہی اسے دیکھے گئی۔اس آدمی میں زیادہ خوبصورت کیا تھا؟اس کے چہرے پہ ہمہ وقت رہنے والی مسکراہٹ یا کانچ سی سنہری آنکھیں؟وہ فیصلہ نہ کر سکی۔

"تمہیں کیسے پتہ میں یہاں ہوں۔" وہ اس کے قریب آتے ہی جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔قاسم نے میز پہ رکھی بوتل اٹھائی اور ایک ہی سانس میں خالی کر دی۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیونکہ میں آدھے گھنٹے سے اس جگہ پھنسا ہوا تھا۔ڈی آئی جی کے ساتھ۔اب تم جلدی اٹھواور ایک منٹ یہ اتنا سارا کھانا کس خوشی میں منگوایا ہے تم نے؟"اس نے ایک بلڈنگ کی طرف اشارہ کیا پھر میز پہ لوازمات کو دیکھا۔مدیحہ ٹھوڑی پہ ہاتھ رکھے مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی۔

"مدیحہ نووے۔میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"وہ کچھ کچھ سمجھتے ہوئے بولا۔

"اس کے لیے تمہارا زندہ رہنا ضروری ہے۔تم زندہ رہو گے تو نا کرو گے یہ۔تم بل پے کر کے آؤ۔میں گاڑی نکالتی ہوں۔ظاہر ہے تم میری ہی گاڑی کے بھروسے آئے ہو گے۔"وہ نزاکت سے چہرے پہ آئی لٹوں کو جھٹکتی کھڑی ہوئی۔قاسم اسے غصے اور غم کی ملی جلی کیفیت سے دیکھ رہا تھا۔مدیحہ نے آنکھ سے اشارہ کیا تو ایک لڑکا کاؤنٹر کے اس پار سے نکل آیا پھر دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولا۔

"سر جی بل تو دے دیں۔"

قاسم نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا۔وہ اس کے سینے تک بھی نہیں آ رہا تھا۔

"کتنی کاٹی؟"کلیجے پہ لوٹتے سانپ کو بمشکل قابو کر کے اس نے والٹ نکالا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سات ہزار پانچ سو چالیس۔دس روپے کا پانی جسے آپ ایک بار میں ہی پی گئے تھے جی، بلکہ۔"

"ایک منٹ کیا کھا تم نے کتنی بل ہے؟سات ہزار؟کچھ زیادہ نہیں ہو گیا؟اپنے قد سے بڑی بات نہیں کر دی تو نے؟اس کیفے کی سائز سے سات گنا زیادہ رقم بتائی ہے تو نے۔"وہ اس کی بات کاٹ کے تقریباً چیخا تھا۔بھلا ایسے کیسے سات ہزار؟پولیس والے لوگوں کو لوٹتے ہیں۔ لوگ اب پولیس کو لوٹیں گے؟اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس چھوٹے قد والے آدمی کو اٹھا کر پنکھے سے لٹکا دے۔

"چیزیں ہی کیا ہیں۔بس چار پانچ الگ طرح کے برگرز،سات طرح کے پیزا،کچھ اسی طرح کے نوڈلز،آملیٹ اور معلوم نہیں کیا کیا۔سات ہزار کیا ایک ہزار کے بھی قابل نہیں یہ ان کی شکل تو دیکھو۔"بات بڑھتے دیکھ مینجر بھی وہیں آ گیا تھا۔کیفے میں موجود لوگ اکا دکا لوگ دلچسپی سے اس پولیس والے کو دیکھ رہے تھے۔اس نے ایک دو برگر اٹھا کر اسے دکھائے۔

"سر اس کیفے میں جو دو ٹیبل پہ لوگ بیٹھے ہیں۔ان کے کھانے کی بھی پے منٹ آپ کے نام کی گئی ہے۔اسٹاف کے لیے بھی ایک ایک برگر۔میم نے کہا تھا کہ جس کو جو چیزیں لینے ہے وہ لے سکتا ہے۔سر کا آج برتھ ڈے ہے۔ان کی طرف سے ٹریٹ ہے۔ہم تو آپ کو پھر بھی



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بہت ڈسکاؤنٹ دے رہے ہیں۔آپ کے برتھ ڈے کی خوشی میں۔آپ میم سے پوچھ سکتے ہیں۔" مینجر نے سہولت سے جواب دیا۔وہ کراہ کے رہ گیا۔اُف مدیحہ۔آئیندہ میری توبہ جو میں تمہیں کبھی انتظار کرنے کا کہوں۔اس نے بغیر کوئی جواب دیے کارڈ اس کے ہاتھ میں رکھا۔پے منٹ کے بعد جاتے ہوئے اس کے ہاتھوں میں جتنی چیزیں آسکتی تھیں۔انہیں اٹھانا نہیں بھولا۔

چند لمحوں کے بعد جب وہ لوٹ کے آیا تو منہ پھلایا ہوا تھا۔گاڑی کا گیٹ زور سے بند کر کے اس نے گھور کر مدیحہ کو دیکھا پھر اس کی چوٹی پکڑ کے کھینچی۔

"تم اتنی بری کیوں ہو۔جان بوجھ کے تم نے وہاں پاؤں رکھا جہاں کئی دنوں تک درد ہوتا رہے مجھے۔" مدیحہ نے ہنستے ہوئے اپنے بال اس سے چھڑایا۔قاسم نے اسی طرح غصے سے دیکھتے ہوئے،پیزا کا سلائس چبانا شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

"ایسے غبارے کی طرح منہ مت بناؤ۔مجھے ڈرائیونگ سیٹ پہ کیوں بیٹھا دیا تم نے اوہ گاڈ۔اب تمہارے جلے ہوئے تاثرات کیسے دیکھوں میں۔" وہ مسلسل ہنسے جا رہی تھی۔قاسم من ہی من اسے آدھا قتل بھی کر چکا تھا۔چلو ٹھیک ہے۔اسے دیر ہوئی نہیں تھی۔وہ جان بوجھ کے دیر میں آیا تھا۔تاکہ وہ مدیحہ کی جلی سڑی سی شکل دیکھ سکے۔اس کا بدلہ ہی لینا تھا تو اس سے پانچ کلو میٹر کا راؤنڈ لگوا دیتی۔ایک ہی دفعہ میں سات ہزار خرچ کروانے کی کیا ضرورت تھی؟



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔ جتنی رقم تم دے کر آئے ہو اتنی تو انگلیوں پہ بنا لیتے ہو تم بس اس کے آگے سے ہزار نکال کے لاکھ لگا دو۔ اتنا خرچ کرنے سے برکت ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے کسی غریب کا پیٹ بھرنے سے تمہارے رشوت کی کمائی تھوڑی سی حلال ہو جائے تم پہ۔ یا اللہ ایسے دیکھنا بند کرو۔ مجھے اتنی زیادہ ہنسی آ رہی ہے۔ میں گاڑی کہیں ٹھوک دوں گی۔"

"مدیحہ بھاڑ میں جاؤ تم۔ میں بہت سخت ناراض ہوا ہوں۔ آگے سے بائیں لو۔ ہم غالب کی حویلی جا رہے ہیں۔ تم نے اتنی شاندار ڈریس پہنی ہے۔ وہاں سے ایک دو غزلیں دیکھ کر تمہاری تعریف میں تو کہہ ہی سکتا ہوں میں۔" اس نے مدیحہ کے دوپٹے سے اپنا منہ صاف کیا پھر اس کی طرف خاموشی سے دیکھنے لگا۔ اس کی چوٹی سے چند لٹیں باہر نکل کر اس کے گالوں کو چھو رہی تھیں۔ اس کی لٹیں قاسم کو ہمیشہ بہت ڈسٹرب کر دیا کرتی تھیں۔ اس کا دل چاہا وہ آگے بڑھ کر انہیں اپنے ہاتھوں سے پیچھے کرے یا پھر اپنی انگلیوں پہ لپیٹے، مگر اسے حق نہ تھا۔ اس نے دل کی خواہش کو دبایا۔ قاسم کو مدیحہ کے بالوں سے عشق محسوس ہوتا تھا۔ وہ زندگی میں ایک دفعہ بس ایک دفعہ انہیں اپنے ہاتھوں سے چھونا چاہتا تھا۔ پورے حق سے۔

"قاسم تم اتنے ناراض ہو گئے ہو کیا؟ اچھا ناں چلو رونا بند کرو اب۔" مدیحہ نے اس کی خاموشی نوٹ کرتے ہوئے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔ قاسم نے بے اختیار ہی چونک کر اسے



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دیکھا۔ پھر اپنے ہاتھوں پہ رکھے اس کے سفید ملائم ہاتھ کو دیکھا۔ اس کی آنکھیں شرارت سے چمکیں۔

"اس کا کیا فائدہ اب؟ جو کرنا تھا وہ تو کر چکی نا تم۔" اس نے اپنے ہاتھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ کھلکھلا دی۔

"کیا کیا میں نے؟"

"دل جلایا ہے میرا۔ اب اس مہینے کا راشن بھی نہیں لا سکوں گا میں۔ تمہیں کیا پتہ دل کا جلنا کیسا ہوتا ہے!" قاسم اس سے کہنا چاہتا تھا 'مجھ پہ جادو' مگر اس نے بات بدل دی۔

"سنو تمہیں وہ دھوپ میں تپتی ہوئی بائیک دکھ رہی ہے؟" مدیحہ نے گاڑی کی اسپیڈ کم کر دی۔ قاسم نے باہر دیکھ کر اثبات میں سر ہلایا۔

"ہاں دکھ رہی ہے کیوں؟ اس میں کیا ہوا ہے؟"

"اس پہ کچھ جا کر بیٹھو اور پھر آ کر بتاؤ دل زیادہ جل رہا ہے یا۔" اس نے بات ادھوری چھوڑ کر ایک قہقہہ لگایا۔ دہلی میں اگر دو منٹ کے لیے بھی بائیک دھوپ میں کھڑی کر دو تو اس پہ ہاتھ رکھنا بھی مشکل ہو جاتا تھا۔ ایک دفعہ قاسم سخت گرمی میں بائیک لے کر باہر نکلا تھا۔ کسی



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کام کو ختم کر کے وہ لوٹا تو آدھا گھنٹہ بیت چکا تھا اسے بائیک وہاں کھڑی کئے ہوئے۔ وہ بے دھیانی میں اس پہ فوراً بیٹھ گیا۔ پھر کیا! اس دن کے بعد سے کبھی وہ گرمیوں کے دن میں بائیک پہ نہیں بیٹھا۔ دونوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا پھر گاڑی میں دو قہقہے گونجے۔

وہ دونوں اس وقت غالب کی حویلی کے سامنے کھڑے تھے۔ مدیحہ سمجھ رہی تھی وہ اسے غالب کی حویلی لے کر جائے گا پھر قاسم نے اس کا ہاتھ پکڑا اور سامنے ہی بنے ایک مغلیہ انداز میں تعمیر کروائے گئے ریستوران میں لے آیا۔ وہ دونوں ابھی گیٹ پہ ہی تھے، جب قاسم نے اس کا ہاتھ پکڑا اور عین اپنے دل کے مقام پر رکھا۔ مدیحہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

"مجھے سانس نہیں آرہا ہے مدیحہ۔ کیا مجھے استھما اٹیک ہو رہا ہے؟ نہیں ایک منٹ شاید یہ ہارٹ اٹیک ہے۔" وہ نیچے کو جھکا گہری سانسیں لے رہا تھا۔ مدیحہ نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑایا پھر دوپٹے سے اس کے ماتھے پہ آیا ہوا پسینہ صاف کرتے ہوئے پریشانی سے بولی۔

"تمہیں فٹس پڑ رہا ہے۔ رکو میں ان آٹو رکشہ والے انکل جی کا جوتا لے کے آتی ہوں۔ یہ تو ایک شدید دورہ پڑا ہے تمہیں۔" وہ اتنا کہہ کر جانے لگی۔ قاسم نے جل کر اسے دیکھا۔ کاش وہ اس لڑکی کا گلا دبا سکتا۔ کاش اس نے اس کی گاڑی کا بریک فیل کر دیا ہوتا۔ وہ کچھ دیر اسے جلی



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بھنی نظروں سے دیکھتا رہا پھر اسے لیے وہ بالکل کونے میں رکھی ایک الگ تھلگ میز پہ آیا۔ لیکن ایک منٹ کوئی وہاں پہلے سے ہی موجود تھا۔

نیلے پینٹ، کوٹ پہ سفید شرٹ پہنے بالوں کو پیچھے کی طرف سیٹ کیے کوئی اس میز پہ بیٹھا تھا۔ مدیحہ نے قاسم کی جانب دیکھا۔ وہ اسے بیٹھنے کا اشارہ کر رہا تھا۔ مدیحہ نے ایک کرسی کھینچی، اس سے پہلے کہ وہ بیٹھتی۔ سفید شرٹ والے مرد نے اسے دیکھا۔ مدیحہ سانس لینا بھول گئی۔ وہ حیرت سے کھلی آنکھوں سے کبھی قاسم کو دیکھتی تو کبھی اس شخص کو جسے آج کے دن وہ دیکھنا بالکل نہیں چاہتی تھی۔ کبیر مراد نے اس پہ ایک نگاہ ڈالی۔

"مدیحہ بیٹھو ہمیں کچھ بات کرنا ہے۔" قاسم نے اسے کھڑا دیکھ کر کہا۔ اس کا لہجہ سنجیدہ تھا۔ مدیحہ کچھ بھی کہے بغیر کرسی پہ بیٹھی۔

"بہت اچھا ہو گا کہ اپنے پرسنل معاملات کو سائیڈ کر کے ہم ایک ٹیم کی طرح کام کریں۔ تم دونوں جانتے ہو، کام کے معاملے میں میں کتنا سنکی ہوں۔"

"مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ سیدھی بات کرو۔" اس نے دونوں کو باری باری دیکھا۔

"کبیر چاہتا ہے کہ نادر جتنی جلدی ہو سکے جیل سے باہر ہو۔"



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہاں تو ضمانت کروالے۔"اس نے لاپرواہی سے جواب دیا۔

"تم جانتی ہو میں کیا کہہ رہا ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔کورٹ میں دیکھیں گے آگے کیا ہو گا۔تمہارا وکیل کون ہے؟"اس نے کبیر سے پوچھا۔جو خاموشی سے دونوں کی باتیں سن رہا تھا۔"اپنے وکیل سے کہو کہ وہ نادر کو رہا کروانے کے لیے جو بھی ثبوت لا سکتا ہے لے آئے۔ہم کورٹ میں اسے پیش کر دیں گے۔ کیس ختم۔"اس نے چٹکیوں میں سارا پلان بتایا اور جانے کی تیاری میں لگ گئی۔

"میرے وکیل کے پاس ایسا کوئی ثبوت نہیں ہے۔میں کسی پہ بھی بھروسہ نہیں کر سکتا۔ "وہ کچھ کہتے کہتے رکا۔

"میرا نہیں خیال ہے کہ اتنی جلدی کوئی بھی شخص اسے اس سارے میس سے باہر نکال سکتا ہے۔جب سارے سارے ثبوت اس کے حق میں رہنے کے بجائے اس کے خلاف ہوں۔"اس گفتگو میں وہ پہلی بار بولا۔

"ہے ایک وکیل۔"قاسم اور مدیحہ نے ایک ساتھ جواب دیا۔دونوں کی نگاہ ملی۔مدیحہ نے اثبات میں سر ہلایا۔



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سعد جمال۔"

"ہاں سعد۔بہت نام سنا ہے میں نے اس کا۔ہاری ہوئی بازیاں کیسے جیتی جائیں۔اس سے بہتر کوئی نہیں جانتا۔وہ بالکل پرفیکٹ ہے۔" قاسم نے مزید اطلاع دی۔

"اور کہاں ملے گا یہ سعد جمال؟"

"وکیل ہے۔کورٹ میں ہی ملے گا،چاند پہ نہیں۔"اس نے طنزیہ مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی۔

"آپ کے والد صاحب بھی وکیل ہوا کرتے تھے۔وہ تو ایک سترہ منزلہ عمارت میں ہی پائے جاتے تھے۔"اس نے سگریٹ سلگاتے ہوئے جواب دیا۔مدیحہ نے جل کر اسے دیکھا پھر وہ قاسم پہ غرائی۔

www.novelsclubb.com

"اگر آئیندہ تم مجھے اس جاہل آدمی سے ملوانے کے لیے دھوکے سے لے آئے تو میں تمہاری ٹانگیں توڑ دوں گی۔"

"اوپس۔آئیندہ تم آ گر میرے معاملات میں ان۔"اس نے رک کر مدیحہ کو سر سے پاؤں تک دیکھا۔"ان خاتون کو لے آئے تو میں تمہیں شوٹ کر دوں گا۔" مدیحہ نے اپنا موبائل اٹھایا



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور اٹھ کھڑی ہوئی۔وہ آج کے دن اس کے منہ نہیں لگنا چاہتی تھی۔جانے سے پہلے وہ قاسم کو گھورنا نہیں بھولی جو مسکراہٹ چھپانے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔تمہیں تو میں بعد میں دیکھتی ہوں دھوکے باز آدمی والی نظروں سے دیکھتی وہ چلی گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جس وقت وہ گھر میں داخل ہوئی گھڑی رات کے ساڑھے بارہ بجا رہی تھی۔اس نے گھر کی ساری لائیٹ کو جلتے دیکھ اسے حیرت ہوئی۔اس وقت عموماً جواد سو جایا کرتا تھا۔اگر جاگتا بھی تھا تو بس لاؤنج کی لائیٹ آن رہتی تھی۔کیا کوئی آیا تھا؟ مگر کون ہے جو اس وقت آئے گا؟اس نے فکر مندی سے سوچا پھر گیٹ بند کرتی اطراف میں نظر گھمائی کوئی گاڑی بھی نہیں تھی۔ کون ہو سکتا ہے؟

www.novelsclubb.com

وہ ایک لمبی راہداری پار کر کے لاؤنج میں آئی تو ایک صوفے پہ گم صم سے بیٹھے جواد کو دیکھا۔اس کے سامنے والے صوفے پہ کوئی بیٹھا تھا۔مدیحہ کو اس کا چہرہ نہیں نظر آ رہا تھا۔اس نے غور سے اس بھورے رنگ کے عبایہ کو دیکھا۔کہیں تو دیکھ رہا ہے' مگر کہاں؟



WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آپ کہاں تھیں؟ میں نے آپ کو بہت سی کالز کیں۔ آپ سے کوئی ملنے آیا ہے۔ اپنا نام تو نہیں بتایا انہوں نے مگر کہہ رہی ہیں کہ آپ جانتی ہیں انہیں۔" جواد اسے دیکھتے ہی اس کے قریب آیا۔ مدیحہ نے بالکل چونک کر اس کی بات سنی۔

بھورے رنگ کے عبایہ میں ملبوس اس لڑکی نے اپنی گردن گھما کر اسے دیکھا۔ مدیحہ اگلا سانس نہیں لے سکی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جاری ہے۔

www.novelsclubb.com

(باقی آئندہ ماہ انشااللہ)

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842